17

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
www.tanzeem.org
تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا
34 واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

8 تا 14 ذوالقعدہ 1446ھ / 6 تا 12 مئی 2025ء

اس شمارے میں

یہود اور مشرکین کا گٹھ جوڑ: نشانہ پاکستان!

یہود و ہنود کی مسلم دشمنی

اے اللہ، پاکستان کی حفاظت فرما!

مزدور کے حقوق قرآن و حدیث کی روشنی میں

حج کی اہمیت و فضیلت

اخبارِ اسلام

اسلام میں مزدور کا مقام

مزدوروں کے حقوق کی جدوجہد کو عموماً شکاگو کے مزدوروں کے احتجاج سے جوڑا جاتا ہے۔ حالانکہ اسلام نے بہت پہلے مزدوروں کے حقوق کے لیے آواز اٹھائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے پہلے اس کی مزدوری اور اُجرت ادا کر دیا کرو۔“ (رواہ ابن ماجہ) اس حدیث مبارکہ میں مزدوروں کے حقِ اُجرت کے حوالے سے رہنمائی دی گئی ہے کہ مزدور جب اپنا کام مکمل کر چکے تو اس کا حق اسے فوری طور پر ادا کر دیا جائے۔ اس میں ٹال مٹول کرنا اس کی حق تلفی ہے۔

آج دنیا میں معاشرتی بے چینی کی گہری جڑیں دنیا پر مسلط اقتصادی نظام میں پائی جاتی ہیں۔ جس کی بنیاد ہی مزدوروں، کاشت کاروں اور کمزور طبقات کے استحصال پر ہے۔ اسلام نے فرد کے انفرادی مفادات کے مقابلے میں ہمیشہ اجتماعی اور پورے معاشرے کے حقوق کی بالادستی کو تسلیم کیا ہے۔ طاقتور اور بالادست طبقات کے مقابلے میں اسلام نے ہمیشہ جاگیرداری، سرمایہ داری اور طبقاتی بالادستی کی حوصلہ شکنی کی ہے جو حضور اکرم ﷺ، جماعت صحابہؓ اور اسلاف کی زندگیوں سے نمایاں ہے۔ قرآن حکیم نے مساکین، مستضعفین، ضرورت مندوں اور محتاجوں کی کفالت پر مبنی نظام قائم کرنے کی جہاں دعوت دی ہے، وہاں اس نے دولت مندوں کو اپنی دولت میں مسکینوں اور غریبوں کو شامل کرنے کے تہدیدی احکامات بھی دیے ہیں۔ حضور ﷺ نے ان امور کے بارے نہ صرف وعظ و نصیحت کی بلکہ ایک ایسا عملی نظام بھی تشکیل دیا، جو تمام انسانوں کو بلاتفریق ان کے بنیادی حقوق فراہم کرے۔ آپ ؐ کے ہی نقش قدم پر چل کر صحابہ کرامؓ نے ایسا بین الاقوامی نظام قائم کیا جو تمام انسانوں کے مسائل حل کرتا تھا۔ آج بھی ہماری فلاح اسی میں ہے کہ ہم اسلام کے دیے ہوئے نظامِ حیات کو بطور نظام نافذ کرنے کی جدوجہد کریں تاکہ انسانوں کے بنیادی حقوق ادا کرتے ہوئے رضائے الٰہی حاصل کر سکیں۔

محمد عباس شاد

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریت

سُورۃُ العَنکبُوت — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیات:26، 27

فَاٰمَنَ لَهٗ لُوۡطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّیۡ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیۡ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ ﴿۲۶﴾ وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَیَعۡقُوۡبَ
وَجَعَلۡنَا فِیۡ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالۡكِتٰبَ وَاٰتَیۡنٰهُ اَجۡرَهٗ فِی الدُّنۡیَا ۚ وَاِنَّهٗ فِی الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۲۷﴾

آیت ۲۶: ﴿فَاٰمَنَ لَهٗ لُوۡطٌ ۘ﴾ ’’تو لوطؑ اُس (ابراہیمؑ) پر ایمان لایا (اُن کی پیروی اور اطاعت کی)۔‘‘

﴿وَقَالَ اِنِّیۡ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیۡ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ ﴿۲۶﴾﴾ ’’اور ابراہیمؑ نے کہا کہ میں اپنے رب کی طرف ہجرت کر رہا ہوں۔ یقیناً وہ زبردست ہے، کمال حکمت والا۔‘‘

حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام عراق کو چھوڑ کر شام کی طرف ہجرت کر گئے۔ آپؑ کے پیچھے آپؑ کی قوم کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ اس بارے میں قرآن سے ہمیں کوئی اشارہ نہیں ملتا۔ واللہ اعلم!

آیت ۲۷: ﴿وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَیَعۡقُوۡبَ﴾ ’’اور ہم نے اُسے اسحاقؑ (جیسا بیٹا) اور یعقوبؑ (جیسا پوتا) عطا کیا‘‘

﴿وَجَعَلۡنَا فِیۡ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالۡكِتٰبَ﴾ ’’اور اُس کی نسل میں ہم نے رکھ دی نبوت اور کتاب‘‘

نبوت اور کتاب کی یہ وراثت ایک طویل عرصے تک حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل میں رہی اور پھر آخری نبوت اور آخری کتاب کی سعادت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے حصے میں آئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد دنیا میں کوئی نبی یا رسول آپؑ کی نسل سے باہر نہیں آیا۔ لیکن آپؑ کی نسل دنیا میں کہاں کہاں پھیلی؟ اس بارے میں ہمیں قطعی معلومات حاصل نہیں ہیں۔

﴿وَاٰتَیۡنٰهُ اَجۡرَهٗ فِی الدُّنۡیَا ۚ وَاِنَّهٗ فِی الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۲۷﴾﴾ ’’اور ہم نے اسے دنیا میں بھی اس کا اجر عطا کیا، اور آخرت میں بھی وہ یقیناً ہمارے نیک بندوں میں سے ہوگا۔‘‘

درس حدیث

ہاتھ کی (حلال وطیب) کمائی سے بہتر کوئی کمائی نہیں!

عَنِ الْمِقْدَامِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰہِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ)) (صحیح بخاری)

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’کسی شخص نے اپنے ہاتھ کی (حلال وطیب) کمائی سے زیادہ پاک کھانا نہیں کھایا اور اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤدؑ بھی اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔‘‘

تشریح: اس حدیث سے واضح ہے کہ بہترین پاکیزہ کسب وہ ہے جس میں اپنے ہاتھ کو دخل زیادہ ہو۔ حضرت داؤد علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ کی کمائی کھایا کرتے تھے۔ آپ ایک کاریگر تھے اور بہت اچھی زرہیں اور دیگر جنگی آلات بنانے کا فن جانتے تھے۔ باقی انبیاء کرام علیہم السلام بھی تجارت، کاریگری، کھیتی باڑی اور مویشیوں کو چرانے جیسے کام کر کے اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے۔ اس لیے ہمیں بھی رزق حلال وطیب کے لیے محنت کرنی چاہیے تا کہ لوگوں کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے سے اپنے آپ کو بچا سکیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ
رضاء الحق

یہود اور مشرکین کا گٹھ جوڑ: نشانہ پاکستان!

اگرچہ خیر و شر کی قوتوں کی باہمی کشاکش اُس وقت سے جاری ہے جب عزازیل نامی جن نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کو ماننے سے صاف انکار کر دیا اور حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے اور ان کی خلافت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ حسد اور تکبر میں وہ اس بری طرح جل رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنے کی بجائے حجتیں اور عبث دلائل پیش کرنے لگا، جس کے باعث ابلیس ''لعین'' قرار پایا۔ بنی اسرائیل کے انحطاطی دور میں وہ اسے ایک منظم گروہ کی صورت میں دست و بازو کے طور پر میسر آ گئے۔ بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کی چہیتی قوم رہی ہے اور خود قرآن پاک اس بات پر گواہ ہے کہ انہیں تمام جہان والوں پر فضیلت دی گئی تھی (سورۃ البقرۃ: 47، 286، سورۃ الدخان: 24)۔ لیکن ان کی نافرمانیاں بڑھتی ہی چلی گئیں۔ سورۃ البقرہ کے تقریباً 10 رکوع بنی اسرائیل یعنی یہود کے اُسی دور سے متعلق ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہود پر ایک ضخیم فردِ جرم عائد کی ہے۔ سورۃ بنی اسرائیل کے پہلے رکوع میں بھی یہود کے ایسے ہی کالے کرتوتوں کے باعث اللہ تعالیٰ کی طرف سے پوری قوم پر دو مرتبہ اجتماعی عذاب کا تذکرہ ہے، جس میں گیہوں کے ساتھ بہت سارا گھن بھی پس گیا۔ (سورۃ بنی اسرائیل: 4-7) پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے خلاف بغاوت کی روش اختیار کرنا اور ہر معاملے میں اپنے فرضِ منصبی کو ادا کرنے میں لیت و لعل سے کام لینا اُن کا وطیرہ بن گیا۔ یہاں تک کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام کو بنی اسرائیل میں مبعوث فرمایا گیا تو نہ صرف یہ کہ یہود اُن کے خلاف ڈٹ گئے بلکہ اللہ کے برگزیدہ رسول علیہ السلام کی اہانت کی، ان کو ولد الزنا قرار دیا (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)، انہیں دین کا باغی کہا اور اپنے بس پڑتے انہیں سولی پر چڑھا دیا۔ یہ دوسری بات ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں زندہ جسم اور روح سمیت (پورا، پورا) آسمانوں پر اٹھا لیا۔ یہود کو اُن کی اس سازش کی سزا یہ ملی کہ 70 عیسوی میں رومی جرنیل ٹائٹس نے یروشلم پر حملہ کر کے اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور یہودی جہاں اُن کے سینگ سمائے بھاگ کھڑے ہوئے۔ اسے وہ اپنے منتشر ہونے (diaspora) کا دور قرار دیتے ہیں۔ اس وقت سے لے کر آج تک بیت المقدس اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا قائم کردہ سیکنڈ ٹیمپل (مسجد) کی صرف ایک دیوار باقی ہے (دیوارِ گریہ)۔ یہودیوں کی دیرینہ خواہش ہے کہ اب تھرڈ ٹیمپل تعمیر کریں۔ کیونکہ انہوں نے حقیقی مسیح علیہ السلام کو تو سرے سے ماننے سے ہی انکار کر دیا تھا لہٰذا ان کے نزدیک یہ ''سیٹ'' (seat) ابھی خالی ہے۔ وہ ٹیمپل ماؤنٹ پر موجود تمام آثار کو مٹا کر اور مسجد اقصیٰ و قبۃ الصخرہ کو شہید کر کے تھرڈ ٹیمپل تعمیر کرنا چاہتے ہیں، جہاں اُن کا مسایاح جو حقیقت میں مسیح الدجال ہو گا، کی تاج پوشی کی جائے گی اور پھر وہ پوری دنیا پر حکمرانی کریں گے۔ یہ اُن کا پروگرام ہے البتہ ہو گا وہی جو اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ اگرچہ یہود جڑ سے کاٹ دینے والے عذاب کے مستحق ہو چکے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک اور مہلت دی۔

نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بعد انہیں ایک اور موقع فراہم کیا گیا کہ اگر ان نبی امی ﷺ پر ایمان لے آئیں تو ان پر سے عذاب ٹل جائے گا۔ لیکن یہود نے شیطان لعین کا راستہ اپنایا اور اپنی الہامی کتابوں میں موجود آخری نبی و رسول محمد ﷺ کی تمام نشانیاں دیکھنے اور پہچاننے کے باوجود حسد و تکبر میں مبتلا ہو کر آپ ﷺ کی مخالفت پر کمر کس لی۔ قارئین کے ذہن میں یقیناً یہ سوال آئے گا کہ اس تاریخی پس منظر کو آج کے حالات، جس میں امریکہ اور بھارت جیسے ملک اسرائیل کے ساتھ مل کر دنیا میں فساد مچا رہے ہیں، کے تناظر میں آخر کیوں پیش کیا جا رہا ہے۔ سمجھنے کی بنیادی بات یہ ہے کہ یہودی گزشتہ ایک صدی سے ایک خالص مذہبی مقصد کے تحت فلسطین پر قابض ہیں، اور اس معاملے میں انہیں فرنگ جس کا امام پہلے برطانیہ تھا اور آج امریکہ ہے، کی مکمل معاونت حاصل رہی ہے۔ پھر یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا: لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا (سورۃ المائدۃ: 82) ''تم لازماً پاؤ گے اہلِ ایمان کے حق میں شدید ترین دشمن یہود کو اور ان کو جو مشرک ہیں۔''

ہفت روزہ — لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

8 تا 14 ذوالقعدہ 1446ھ — جلد 34
6 تا 12 مئی 2025ء — شمارہ 17

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید

مدیر: رضاء الحق

مجلس ادارت: فرید اللہ مروت ● محمد رفیق چودھری ● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری

مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

یہ بات اولاً تو دورِ نبوی ﷺ پر منطبق ہوتی ہے اور مدینہ میں بسے ہوئے تین یہودی قبائل اپنے شر اور فساد سے مسلمانوں کا نقصان کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ یہی وہ لوگ تھے جو مشرکین کو سبق پڑھا کر نبی کریم ﷺ سے سوالات کرواتے اور انہی کی عیارانہ چالوں کا شاخسانہ تھا کہ غزوہ احزاب کے موقع پر نہ صرف مشرکین مکہ بلکہ اردگرد کے قبائل کو بھی مسلمانوں پر فیصلہ کن حملہ بولنے پر راضی کر لیا اور خود فاصلے پر بیٹھ کر تماشا دیکھتے رہے۔ بہرحال جب اسلام کو اللہ کی نصرت اور قوت نصیب ہوئی اور اللہ کا حکم بھی آ گیا تو نبی کریم ﷺ نے یہود کے ان تین قبائل کو پہلے مدینہ سے خیبر اور بعدازاں خیبر سے بھی نکال باہر کیا۔ لہٰذا یہود کے دلوں میں آج تک مسلمانوں سے بدلہ لینے کی خواہش موجود ہے۔ 1099ء میں جب صلیبی فوجوں نے بیت المقدس کو فتح کر لیا تو اس کے پیچھے بھی یہود کی سازش ہی کارفرما تھی۔ بہرحال اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کرم فرمایا اور 1187ء میں صلاح الدین ایوبیؒ نے یورپی صلیبیوں کو فیصلہ کن شکست دے کر بیت المقدس واپس حاصل کر لیا۔ پھر 1916ء تک بیت المقدس مسلمانوں کے زیرِ تولیت رہا۔ اس دوران یہود بھی اپنی شرانگیزی اور ریشہ دوانیوں میں مصروف رہے اور پہلے یورپ کے عیسائیوں پر کاری وار کیا، پروٹسٹنٹ عیسائیت کے ذریعے یورپ میں بادشاہت اور پاپائیت کے خلاف انقلاب برپا کروایا، سیکولرازم اور جمہوریت کو فروغ دیا اور دنیا بھر میں سودی نظام کو رائج کر دیا۔ سود کی بنیاد پر سرمایہ دارانہ نظام کی بنیاد رکھی اور آج دنیا بھر میں بنکاری سمیت تمام سودی معیشت مکمل طور پر یہود کے قبضے میں ہے۔ اس حقیقت کا ادراک علامہ اقبال کو اس وقت ہی ہو چکا تھا جب وہ اعلیٰ تعلیم کے لیے یورپ میں موجود تھے اور یہ شعر کہہ کر پورے معاملے کو واضح کر دیا:

تری دوا نہ جنیوا میں ہے، نہ لندن میں
فرنگ کی رگِ جاں پنجۂ یہود میں ہے

دوسری طرف تقریباً ایک ہزار سال تک برصغیر میں مسلمانوں کی حکومت رہی اور ہندو ان کے تابع تھے۔ لیکن جیسے جیسے مغربی دنیا خصوصاً یورپ نے نہ صرف سرمایہ بلکہ ٹیکنالوجی پر بھی قابو پا لیا اور سلطنت عثمانیہ کو بھی سودی قرضوں میں جکڑ لیا تو یہودیوں نے جانا کہ اب لوہا گرم ہے لہٰذا بھرپور چوٹ لگائی جائے۔ 19ویں صدی کے اواخر میں عالمی صہیونی تنظیم نے سوئٹزرلینڈ کے شہر بیسل (Basel) میں ایک اجلاس طلب کیا جس میں مستقبل کا روڈ میپ ایک کتاب کی صورت میں پیش کیا گیا جو "Protocols of the elders of Zion" صہیونیت کے دانا بزرگوں کی دستاویزات: تسخیر عالم کا یہودی منصوبہ کے نام سے جانی جاتی ہے اور اس کا انگریزی متن و اردو ترجمہ عام دستیاب ہے۔ اسی دوران یہودیوں نے عیسائیوں کے پوپ سے بھی خلاف حقیقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے بس پڑھتے سولی چڑھانے کے جرم سے بریت حاصل کر لی اور پوپ نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ یہ حرکت رومیوں کی اپنی تھی اور اس میں یہود کا کوئی عمل دخل نہ تھا۔

پہلی جنگ عظیم کو برپا کرنے کے دو بنیادی مقاصد تھے۔ ایک تو یہ کہ خلافت جیسی بھی کمزور اور ناتواں ہی سہی، اگر خلیفہ وقت نے جہاد کا اعلان کر دیا تو دنیا کے ہر کونے سے مسلمان اس حکم پر لبیک کہیں گے۔ پھر یہ کہ یہودی اپنی بھرپور کوشش کے باوجود کمزور ترین حالت میں بھی عثمانی خلیفہ سے فلسطین میں آباد ہونے کا فیصلہ حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ چنانچہ پہلی جنگ عظیم برپا کی جس میں خلافتِ عثمانیہ کو شکست ہوئی۔ برطانیہ نے فلسطین پر قبضہ جما لیا اور 1917ء میں برطانوی وزیر خارجہ لارڈ بالفور نے فلسطین میں یہودیوں کی ریاست قائم کرنے کا اعلان کر دیا اور یہودیوں کے سرپرست لارڈ روتھشیلڈ کو یقین دہانی کرائی گئی کہ تاج برطانیہ یہودیوں کو دنیا بھر سے فلسطین میں آباد ہونے کی نہ صرف اجازت دے گا بلکہ معاونت بھی کرے گا۔ مسلمان ایک طرف تو نوآبادیاتی دور کے عذاب سے گزر رہے تھے لہٰذا فلسطینیوں کی مدد کے لیے کوئی عملی قدم نہ اٹھا سکے۔ دوسری طرف خلافت کے خاتمے کے ساتھ ہی نیشن سٹیٹس کا تصور دے دیا گیا اور اس کے بعد سے لے کے آج تک ہر مسلم ملک بس اپنے ہی وطن کی فکر میں مگن ہے۔ گویا 57 مسلم ممالک جن میں دو ارب کے قریب مسلمان بستے ہیں، وہ دوبارہ اُمت واحدہ کی شکل اختیار نہ کر سکے۔

المیہ تو یہ ہے کہ مسلم ملک آپس میں لڑتے رہے جب کہ کفر کی دنیا نے ملتِ واحدہ کی شکل اختیار کر لی۔ یورپی یونین ہو یا نیٹو یہ سب اسی کی مثالیں ہیں۔ پھر 14 مئی 1948ء کو ریاست اسرائیل کے قیام کا باقاعدہ اعلان کر دیا گیا۔ فلسطینی آج بھی نکبہ کو یاد کرتے ہیں کہ کیسے ان کا قتل عام کر کے اور ان پر قیامت صغریٰ ڈھا کر صہیونیوں نے فلسطینیوں کے علاقوں پر ناجائز قبضہ جما لیا۔ اگرچہ 1948ء میں عرب ممالک نے اسرائیل کے خلاف بھرپور جنگ لڑی اور وہ خاصی کامیابی بھی حاصل کر رہے تھے کہ نہ جانے کیوں یک دم عربوں کی طرف سے جنگ بندی کا اعلان ہو گیا اور یوں ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل معرض وجود میں آ گئی جس کے بارے میں بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے فرمایا تھا کہ اسرائیل مغرب کا ناجائز بچہ ہے۔ اسی دوران دوسری جنگ عظیم وقوع پذیر ہوئی جس کے نتیجے میں امریکہ نے برطانیہ کی جگہ فرنگ کے امام کا منصب سنبھالا اور ہر موقع پر یہود اور ریاست اسرائیل کا ساتھ دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہودیوں نے اس دوران تمام بڑے مغربی ممالک کی معیشت، میڈیا، نظام تعلیم، سیاست اور پالیسی سازی کے تمام اداروں پر قبضہ جما لیا۔ آج بھی امریکی صدر وہی بنتا ہے جس کے حق میں AIPAC سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ مسلمان ممالک کے حکمران اور مقتدر طبقات وہن کی بیماری کا شکار ہوتے چلے گئے، دنیا کی محبت اور موت سے نفرت یا خوف ان کے اندر سرایت کر گیا۔ پھر یہ ہے کہ آئی ایم ایف، ورلڈ بینک، اقوام متحدہ اور اس کی جنرل اسمبلی، عالمی عدالت انصاف، عالمی فوجداری عدالت الغرض تمام بین الاقوامی ادارے امریکہ کے سامنے پانی بھرتے نظر آتے ہیں اور ان کی حیثیت امریکہ کے غلام یا کنیز سے بڑھ کر نہیں رہی۔

اگر سرسری طور پر بھی جائزہ لیا جائے تو آج اسرائیل اور بھارت میں بڑی مماثلت نظر آتی ہے۔ دونوں میں انتہاپسند مذہبی گروہوں کی حکومت ہے۔ بھارت نے کشمیر پر قبضہ کر کے وہاں ہندو بسانے کا معاملہ اسی طرح کیا ہے جیسے اسرائیل نے دنیا بھر سے یہودی آبادکاروں کو لا کر فلسطینیوں کی سرزمین پر بسایا۔ اسرائیل اپنے توسیعی منصوبے یعنی گریٹر اسرائیل کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے اور مودی بھی اکھنڈ بھارت کے خواب دیکھ رہا ہے۔ 7 اکتوبر 2023ء کے بعد غزہ پر اسرائیل مسلسل ڈیڑھ سال سے شدید ترین وحشیانہ بمباری کر رہا ہے۔ میڈیا میں بتائے جانے والے اعداد و شمار کے مطابق اس ڈیڑھ برس میں بچوں اور عورتوں سمیت 60 ہزار سے زائد مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا جبکہ ہم سمجھتے ہیں کہ شہدا کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ غزہ کا تقریباً 90 فیصد علاقہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ سکول ہوں یا ہسپتال، عام شہریوں کے گھر ہوں یا پناہ گزین کیمپ حتیٰ کہ اقوام متحدہ کے زیر انتظام چلنے والے اداروں کو بھی ملیا میٹ کر دیا گیا لیکن امریکہ نے اسرائیل

کے خلاف سیکیورٹی کونسل میں پیش ہونے والی ہر قرارداد کو ویٹو کر دیا۔ عالمی عدالت انصاف کا فیصلہ جس نے واشگاف الفاظ میں اسرائیل کو فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی کا مرتکب قرار دیا تھا وہ تو قصہ پارینہ بن چکا ہے۔ امریکہ اور مغربی یورپ نے تو اسرائیل کی مدد کرنی ہی تھی، بھارت کی جانب سے اسلحہ اور فوجیوں کی صورت میں اسرائیل کی باقاعدہ مدد کی گئی اور وہ غزہ کے مسلمانوں کے قتل عام میں شریک ہیں۔ اگر یہود و ہنود کا گٹھ جوڑ آج بھی کسی پر واضح نہیں تو ہم دعا ہی دے سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دل کی آنکھ بھی کھولے تاکہ اشیاء اپنی اصل حقیقت کے مطابق دکھائی دیں۔

ہمارے نزدیک پہلگام کا واقعہ درحقیقت ایک فالس فلیگ آپریشن تھا، جس کو امریکہ اور اسرائیل کی نہ صرف تائید حاصل تھی بلکہ وہ اس کی منصوبہ بندی میں باقاعدہ شریک رہے۔ مقصد بڑا واضح ہے کہ پاکستان کو مصروف رکھا جائے اور اسے اسرائیل کے آئندہ کے پروگرام کے راستے کی رکاوٹ بننے کے قابل نہ چھوڑا جائے۔ 1967ء کی عرب اسرائیل جنگ میں فتح کے بعد اسرائیل کے پہلے وزیراعظم بن گوریان نے پیرس میں جشن منایا اور اپنی تقریر میں کہا کہ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ہمارا اصل دشمن عرب ممالک نہیں پاکستان ہے۔ اس وقت تو پاکستان کے پاس ایٹمی صلاحیت بھی نہ تھی مگر اسرائیل جانتا ہے کہ پاکستان اسلام کی بنیاد پر قائم ہوا ہے۔ آج نہیں تو کل جب حقیقی ایمان کے حامل افرادِ ملک کا نظم و نسق سنبھالیں گے تو اسرائیل کے لیے بہت سی مشکلات کھڑی ہو سکتی ہیں۔ پاکستان ایک معجزے کے طور پر رمضان المبارک کی 27ویں شب کو معرضِ وجود میں آیا تھا۔ گویا اسرائیل نامی بیماری کے قائم ہونے سے کم و بیش نو ماہ قبل اس کا علاج ”پاکستان“ کی صورت میں سے خصوصی مشیتِ ایزدی کے تحت قائم ہو گیا۔ لیکن افسوس کہ ملک کی اشرافیہ اس پر قابض ہو کر بیٹھ گئی اور ابتدائی چند سالوں کے علاوہ جن میں قراردادِ مقاصد بھی پاس کی گئی اور تمام مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے 31 جید علماء نے پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے 22 متفقہ نکات بھی پیش کر دیے تاکہ اتمامِ حجت ہو جائے۔ لیکن پھر سازشوں کا سلسلہ شروع ہوا، مارشل لاء لگ گیا اور چند برس بعد ملک دولخت ہو گیا۔ اشرافیہ جس کا جاگیردار، سرمایہ دار، سیاستدان، فوجی جرنیل، بیوروکریسی، اور عدلیہ سب حصہ ہیں، نے سبق نہ سیکھا اور آج ملک کی سیاسی، معاشی اور معاشرتی حالت انتہائی دگرگوں ہے۔

معیشت کا یہ حال ہے کہ پاکستان کا کل واجب الادا قرضہ بمعہ سود تقریباً 73 کھرب روپے ہے جس میں اندرونی قرض تقریباً 66 فیصد ہے۔ بیرونی قرضہ تقریباً 131 ارب ڈالر ہے اور حکمران و مقتدر حلقے کشکول اٹھائے پوری دنیا میں پھرتے ہیں کہ جو دے اس کا بھلا۔ سیاسی سطح پر قوم بدترین انتشار و افتراق کا شکار ہے۔ لسانیت، صوبائیت، رنگ و نسل کی بنیاد پر تقسیم در تقسیم ہے۔ سیاسی پارٹی بازی میں بھی مرنے مارنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ایک جماعت کا سربراہ دو قومی نظریہ کی صریحاً نفی کرتے ہوئے مشرقی بارڈر کو زمین میں کھینچی ہوئی ایک لکیر سے تشبیہ دیتا ہے تو دوسری سیاسی جماعت کے بانی کے حوالے سے سابق صدر یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ان کی مقبولیت تو بعض انبیاءِ کرام سے بھی زیادہ ہے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)۔ ایک تیسری بڑی سیاسی جماعت کے سربراہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ سب پر بھاری ہیں اور حالت یہ ہے کہ وعدہ کر کے اسے پورا نہیں کرتے اور فرماتے ہیں کہ یہ کوئی قرآن و حدیث تو نہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اداروں کی یہ حالت ہے کہ جن کے ذمہ ملک کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت ہے وہ سیاست اور کاروبار میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں اور ماضی و حال میں ان کے سربراہان اپنی ہی عوام پر ہتھیار تان کر ان کے خلاف آپریشن کر کے بدترین ظلم کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ آئین و عدالت کی تو وقعت ہی کوئی نہیں رہ گئی۔ مفقود الخبر افراد کی تعداد بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ پھر یہ کہ اپنے اصل دشمنوں کو پہچاننے اور ان کے مذموم عزائم کے خلاف پیش بندی کرنے کی بجائے 20 سال تک امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی مدد کرتے رہے اور پڑوسی برادر مسلم ملک کے لاکھوں مسلمانوں کے قتل عام میں بالواسطہ اور بلاواسطہ حصہ دار بن گئے۔ اقتدار کے کھیل کو اپنی انگلی کے اشارے سے چلاتے ہیں۔ خصوصاً بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے عوام میں اپنی ساکھ کو مکمل طور پر کھو بیٹھے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ فوجیں عوام کی مدد اور پشت پناہی کے بغیر ملکوں کی بقاء و سلامتی کی ضامن نہیں ہو سکتیں۔ سابق امریکی وزیر خارجہ ہنری کسنجر نے ٹھیک ہی کہا تھا کہ امریکہ کا دشمن تو بچ سکتا ہے اس کا دوست اس کے شر سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ بھارت نے پہلگام میں ایک ڈراما رچایا جو مشرقِ وسطیٰ میں اسرائیلی مقاصد کے حصول کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ دشمن چاہتا ہے کہ پاکستان کے ایٹمی دانت توڑ دیے جائیں اور اس کا اظہار اسرائیل اور بھارت دونوں کے وزراءِ اعظم کھلم کھلا کر چکے ہیں۔ پہلگام کے ڈرامے پر بھارتی حکومت اور میڈیا کے ردعمل اور اس کے اتحادیوں خصوصاً امریکہ اور اسرائیل کا اس کے پلڑے میں اپنا مکمل وزن ڈال دینا اس بات کا غماز ہے کہ یہ ایک بین الاقوامی سازش کا حصہ ہے۔ یہ وہی سازش ہے جس کے تحت مشرقِ وسطیٰ میں اسرائیل اپنے مذموم توسیعی منصوبے یعنی گریٹر اسرائیل کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی طرف گامزن ہے۔ بہرحال اس حوالے سے خوش آئند بات یہ ہے کہ اگرچہ بھارت نے اس ڈرامے کے بعد پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا کے علاوہ جو عملی اقدامات کیے ہیں، جن میں یکطرفہ طور پر سندھ طاس معاہدہ کو منسوخ کرنے کا اعلان بھی شامل ہے، کے خلاف حکومت پاکستان نے انتہائی چابک دستی کے ساتھ سفارتی مہم چلائی ہے۔ بھارت کی خواہشات کے برعکس اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل نے صرف واقعہ کی مذمت تک محدود ایک قرارداد منظور کی اور کشمیر کو متنازع علاقہ قرار دیا۔ پھر یہ کہ پاکستان نے اپنی فضائی حدود بھارت سے آنے جانے والی ہر قسم کی پروازوں کے لیے بند کر دی ہیں۔ افواج پاکستان نے تمام مشرقی بارڈرز پر تعیناتی مکمل کر لی ہے۔ پاکستان نے بھارت کو شملہ معاہدہ سمیت تمام دوطرفہ معاہدوں کو منسوخ کرنے کی دھمکی بھی دی ہے۔ بحیرہ عرب میں کھڑے بھارتی طیارہ بردار بحری جہاز کو بھی پاکستان نیوی نے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا ہے۔ لائن آف کنٹرول پر جھڑپیں جاری ہیں لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں۔ پھر یہ ہے کہ چین نے اپنا وزن پاکستان کے پلڑے میں ڈال دیا ہے اور پاکستان کو پی ایل-15 میزائل فراہم کیے ہیں تاکہ بھارت کے رفائیل جنگی طیاروں کا مقابلہ ممکن ہو۔ یہ سب خوش آئند باتیں ہیں البتہ ابلیسی اتحادِ ثلاثہ کی جانب سے خطرہ اپنی جگہ موجود ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ بھارت پاکستان کے خلاف فوری طور پر تو شاید کوئی بڑی جنگ نہ چھیڑے، لیکن چھوٹی جھڑپوں کے ذریعے پاکستان کو مصروف رکھے گا تاکہ مشرقِ وسطیٰ میں ہونے والے واقعات پر پاکستان کوئی عملی ردعمل نہ دے سکے۔ پھر یہ ہے کہ بھارت کی بھرپور کوشش ہو گی کہ پانی کی جنگ میں پاکستان کو الجھائے رکھے۔ اگرچہ یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ دریاؤں کے پانی کو پاکستان میں داخل ہونے سے روکنا بھارت کے بس کی بات نہیں البتہ یہ ممکن ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اتنا پانی چھوڑ دے کہ پاکستان کو سیلاب کی سی صورتحال کا سامنا کرنا پڑے۔

اس گھمبیر صورتحال کے باوجود بہرحال اب بھی وقت ہے، پانی ابھی سر سے نہیں گزرا۔ امریکہ کو خوش کرنے کے لیے چین اور امارتِ اسلامیہ افغانستان سے تعلقات مزید نہ بگاڑے جائیں بلکہ ان کو بہتر کیا جائے۔ دشمن انتہائی عیار ہے۔ ہمارے نزدیک تمام سازشوں اور خطرات سے نبرد آزما ہونے کا اصل اور واحد حل یہ ہے کہ ملک کو جس بنیاد یعنی نظریہ اسلام پر قائم کیا گیا تھا، اس نظام کو باقاعدہ اور بالفعل قائم اور نافذ کیا جائے۔ پاکستان کا قیام بھی اسلام سے وابستہ تھا اور اس کی بقاء اور سلامتی میں بھی اسلامی نظام کے نفاذ کو فیصلہ کن حیثیت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کے حکمرانوں اور مقتدر حلقوں کو ہدایت عطا فرمائے اور ملک و ملت کی حفاظت فرمائے۔ آمین!

یہود و ہنود کی مسلم دشمنی

اور پاکستان کے لیے چیلنجز

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ڈیفنس کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 25 اپریل 2025ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبۂ مسنونہ اور تلاوتِ آیاتِ قرآنی کے بعد!

اس وقت جو عالمی اور ملکی حالات ہیں وہ ہم سب کے سامنے ہیں۔ گزشتہ ڈیڑھ برس سے اسرائیل مسلسل غزہ پر بمباری کر رہا ہے۔ اس حوالے سے بہت کلام ہو چکا ہے، بحیثیت مسلم، بحیثیت پاکستانی ہماری جو ذمہ داریاں ہیں، ان کو بار بار ہم اُجاگر کرتے رہے ہیں کہ پاکستان کو اُمتِ مسلمہ کے مسائل کے حل کے لیے ایک لیڈنگ رول ادا کرنا چاہیے۔ خاص طور پر غزہ کے حوالے سے امت کو متحرک کرنا، اسرائیل نواز کمپنیوں اور اُن کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا اور عملی اقدامات اُٹھانا، یہ سب پاکستان کی بھی ذمہ داری ہے لیکن ہمارے حکمرانوں اور مقتدر طبقات کی ترجیحات میں شاید یہ سب شامل نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے وہ حقیقت اب ظاہر کر کے دکھا دی ہے جس کو قرآن مجید میں آج سے کم وبیش 14 صدیاں پہلے بیان کیا گیا تھا لیکن شاید اب بھی ہمارے کچھ لوگ اس کو سمجھنے کے لیے تیار نہیں تھے۔

یہود و ہنود کی مسلم دشمنی

سورۃ المائدہ کی آیت 82 میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ﴾ ”تم لازماً پاؤ گے اہل ایمان کے حق میں شدید ترین دشمن یہود کو اور ان کو جو مشرک ہیں۔“

اگر ہم نبی اکرم ﷺ کے دور کا مطالعہ کریں تو ہمارے سامنے واضح طور پر یہ بات آجاتی ہے کہ اس دور میں بھی مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن یہود اور مشرکین تھے۔ مشرکین نے سامنے آکر مسلمانوں پر مظالم بھی کیے، جنگیں بھی لڑیں، جنگ بدر و اُحد سمیت کئی جنگیں مشرکین کے ساتھ ہوئیں۔ جبکہ یہود کا کام مسلمانوں کے خلاف جنگیں بھڑکانا اور سازشیں کرنا رہا۔ یہود عربوں کو جنگوں کے لیے سودی قرضے دیا کرتے تھے۔ ظاہر ہے جنگوں کے لیے اسلحہ اور سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے، مشرکین کو یہ سرمایہ یہود فراہم کیا کرتے تھے۔ غزوۂ احزاب کا اگر مطالعہ کریں تو اس کے پیچھے یہود کا ہی ہاتھ تھا۔ وہ تمام غیر مسلم عرب قبائل کے پاس گئے، انہیں مسلمانوں کے خلاف اُکسایا اور 12 ہزار کا لشکر جمع کر کے لے آئے۔ پھر یہ کہ یہود نے نبی اکرم ﷺ کو شہید کرنے کی بھی کوشش کی!

آج بھی اگر ہم دیکھیں تو مسلمانوں سے دشمنی میں سب سے بڑھ کر یہود اور مشرکین نظر آئیں گے۔ آج اسرائیل اور بھارت کا گٹھ جوڑ کھل کر سامنے آچکا ہے۔ بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں جو ڈراما رچایا ہے، یہ عالمی سطح کا ایک پورا منصوبہ نظر آتا ہے جس کا مقصد پاکستان کے گرد گھیرا تنگ کرنا ہے اور اس پورے ڈرامے میں اسرائیل کا کردار بھی کھل کر سامنے آگیا ہے۔ اسی طرح صہیونی گریٹر اسرائیل کا منصوبہ رکھتے ہیں جس کے تحت وہ دریائے نیل سے دریائے فرات تک کے سارے علاقے پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں جس میں اُردن، شام، لبنان، عراق اور مصر کا زرخیز مشرقی ڈیلٹا شامل ہے۔ وہ مدینہ منورہ سمیت سعودی عرب کے بڑے حصے پر قبضے کا بھی خواب دیکھ رہے ہیں۔ دوسری طرف مودی اور اس کے پشت پناہ ہندو انتہا پسند جتھے اکھنڈ بھارت کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ اُدھر نتن یاہو کہتا ہے کہ میری شدید خواہش ہے کہ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت ختم ہو جائے، اِدھر نریندر مودی بھی یہی خواہش رکھتا ہے۔

مرتب: ابو ابراہیم

ہمارے استاد ڈاکٹر اسرار احمدؒ کہتے چلے آئے ہیں کہ امریکہ کو خدشہ ہے کہ اسرائیل کے خلاف اگر کوئی کھڑا ہو سکتا ہے تو وہ پاکستان ہے۔ آج نتن یاہو بھی یہی کہہ رہا ہے۔ یعنی اسلام دشمن قوتیں تو کھل کر ہمارے خلاف دشمنی پر اُتر آئی ہیں لیکن افسوس ہوتا ہے کہ ہمارے حکمرانوں اور مقتدر حلقوں کو یہ بات سمجھ میں کیوں نہیں آرہی۔ آج بھی ہمارے مقتدر حلقے چاہتے ہیں کہ ہم امریکہ کے ساتھ بنا کر رکھیں، خوش ہوتے ہیں کہ امریکی کانگریس کے نمائندے پاکستان آگئے۔

اسرائیل، امریکہ اور بھارت پر مشتمل ابلیسی اتحادِ ثلاثہ کا مقصد پاکستان کو کمزور کرنا ہے۔ ہمارے مقتدر طبقات کی مت ماری گئی ہے کہ ان کو یہ بات سمجھ نہیں آرہی۔ ہم نے امریکہ کو خوش کرنے کے لیے افغانستان کو بھی ناراض کر لیا، چین کو بھی ناراض کر لیا۔ اِدھر بھارت حملے کے لیے تیار کھڑا ہے اور امریکہ اس کی پشت پر ہے اور ہم اپنے دوستوں کو بھی دشمن بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مقتدر لوگوں کو سمجھ اور ہدایت عطا فرمائے۔ آمین!

دنیا پرستی اور تکبر ہدایت کی ضد

زیر مطالعہ آیت میں آگے فرمایا:

﴿وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ﴾ ”اور تم لازماً پاؤ گے مودت کے اعتبار سے قریب ترین اہل ایمان کے حق میں اُن لوگوں کو جنہوں نے کہا کہ ہم نصاریٰ ہیں۔“

تیسرا گروہ نصاریٰ کا ہے۔ اس کے بارے میں اللہ نے فرمایا کہ یہ اہل ایمان کے حق میں قریب ترین ہوں گے۔ حضور ﷺ کے زمانے میں اگر دیکھیں تو اس وقت نصاریٰ میں سے نجاشی بھی تھے۔ حبشہ میں ہجرت کے دوران جب حضرت جعفرؓ نے سورہ مریم کی تلاوت کی

تو نجاشی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور دعوتِ حق کو قبول کیا۔ اسی طرح حضور ﷺ 12 سال کی عمر میں جب اپنے چچا حضرت ابوطالب کے ہمراہ شام کے سفر پر گئے تو راستے میں بحیرا راہب نے آپ ﷺ کو پہچان لیا اور نیک مشورہ دیا۔ اسی طرح جب آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی تو حضرت خدیجہ ؓ آپ ﷺ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے کر گئیں۔ انہوں نے بھی حضور ﷺ کی تصدیق کی۔ لہٰذا جو عیسائی مذہب کے راہب اور عالم ہیں، ان میں سے کئی حق کو پہچانتے ہیں کیونکہ اُن کی کتابوں میں اللہ کے آخری نبی ﷺ کی پیشین گوئی موجود ہے۔ آگے فرمایا:

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝﴾ ''یہ اس لیے کہ ان (عیسائیوں) میں عالم بھی موجود ہیں اور درویش بھی اور (اس لیے بھی کہ) وہ تکبر نہیں کرتے۔''

یہاں ایک وجہ یہ بتائی کہ ان کا معاملہ دنیا کی محبت میں ڈوب جانے والا نہیں ہے جبکہ یہود کے بارے میں فرمایا:

﴿يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ﴾ (البقرۃ:96)

''ان میں سے ہر ایک کی یہ خواہش ہے کہ کسی طرح اس کی عمر ہزار برس ہو جائے۔'' یعنی یہود میں دنیا پرستی بہت زیادہ ہے۔ اس وجہ سے بھی وہ حق سے دور ہو گئے اور اہلِ ایمان کے دشمن بن گئے۔ نصاریٰ کے عالموں اور راہبوں کے بارے میں تیسری بات یہ بتائی کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔ ہدایت کے راستے میں ایک بڑی رکاوٹ تکبر بھی ہوتا ہے۔ یہاں اس بات کا خیال رہے کہ یہ معاملہ تثلیث کے قائل اور حضرت عیسیٰ ؑ کو خدا کا بیٹا (معاذ اللہ) ماننے والوں کا نہیں۔ ایسے عیسائی مشرکین کو قرآن پاک میں جا بجا برے انجام سے ڈرایا گیا ہے۔ ابوجہل کا بھی یہی مسئلہ تھا۔ وہ کہتا تھا کہ محمد ﷺ جو کچھ فرما رہے ہیں وہ بالکل درست ہے لیکن میں سردار ہوں۔ اگر محمد ﷺ کی اطاعت کروں گا تو سرداری چلی جائے گی۔ حدیث میں ہے:

((اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ)) ''جانتے بوجھتے حق کو رد کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا تکبر ہے۔''

تکبر کے ساتھ ہدایت نہیں ملتی۔ آج یہ ہم سب کا مسئلہ ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ کئی لوگ اپنے جونیئر کو، ملازم کو، ڈرائیور کو سلام نہیں کرتے کہ قد چھوٹا ہو جائے گا۔ جبکہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو سلام میں پہل کرتا ہے وہ تکبر سے بچا لیا جاتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ خود آگے بڑھ کر بچوں کو بھی سلام کرتے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ کی مبارک پیشانی اونٹ کے کجاوے پر جھکی ہوئی تھی کہ مجھے ایک فاتح کی حیثیت سے نہیں بلکہ اللہ کے ایک عاجز اور شکر گزار بندے کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہونا ہے۔ ع

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اگر آپ ﷺ کی عاجزی کا یہ عالم ہے تو ہم میں سے کسی کی کیا اوقات ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا، وہ کبھی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بار بار تکبر کو ہم سے دور کرنا چاہتا ہے۔ اذان میں بار بار اللہ اکبر کی صدائیں گونجتی ہیں۔ اگر ہم لبیک کہتے ہیں تو گویا ہم اپنے تکبر کو ختم کر کے اللہ کو بڑا مانتے ہیں۔ لیکن اگر لبیک نہیں کہتے تو معاملہ برعکس ہے۔ حدیث قدسی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''اللہ فرماتا ہے کہ تکبر میری چادر ہے جو اسے مجھ سے چھیننا چاہے گا میں اس کو توڑ کر رکھ دوں گا۔'' سورہ مومن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اور تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبر کی بنا پر اعراض کرتے ہیں وہ داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل و خوار ہو کر۔'' (آیت:60)

زیرِ مطالعہ آیات میں نصاریٰ کے بارے میں ہم نے پڑھا البتہ ذہن میں رہے کہ یہ تمام نصاریٰ کے بارے میں نہیں ہے ورنہ آج نصاریٰ اسلام دشمنی پر بھی کھڑے ہیں۔ اسرائیل کا ساتھ دینے والے بھی ہیں، صلیبی جنگوں میں بھی شامل رہے۔ البتہ جن نصاریٰ کو کتاب کا علم ہوگا اور ان میں تکبر اور دنیا پرستی نہیں ہوگی وہ حق کو قبول کر لیں گے۔ احادیث میں بشارات موجود ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی ہوگی اور دجال کو شکست ہوگی تو عیسائی اسلام قبول کر لیں گے۔ قیامت سے پہلے یہ معاملہ بھی پیش آنے والا ہے۔

مسیحی بھائی کا قبولِ اسلام

نماز کے بعد ہمارے ایک مسیح بھائی اسلام قبول کریں گے ان شاء اللہ۔ نماز جمعہ کے بعد چھوٹی سی نشست ہوگی۔ حدیث میں ہے کہ جو سابقہ رسولوں کو مانتا ہو اور اب آخری نبی ﷺ پر بھی ایمان لے آئے تو اس کے لیے دہرا اجر ہے۔ اگر کوئی عیسائیت کو ماننے والا ہے اور آخری رسول ﷺ پر بھی ایمان لے آئے تو گویا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کر رہا ہے اس لیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس کی تعلیم دی ہے کہ جب آخری رسول ﷺ آئیں گے تو ان کی رسالت پوری انسانیت کے لیے ہوگی۔ اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''جو اسلام میں داخل ہو جائے تو اس کے پچھلے سارے گناہ یوں مٹا دیے جاتے ہیں جیسے کوئی نومولود ہو۔ گویا اس کی زندگی کا نئے سرے سے آغاز ہو رہا ہے۔

قومی یکجہتی واتحاد کی ضرورت

یہ ہماری مستقل گزارش رہی ہے کہ یہ ملک اسلام کی بنیاد پر بنا ہے اور اسلام کے نفاذ سے ہی اس کی بقا، سلامتی اور استحکام ممکن ہے۔ ہم مختلف زبانوں، نسلوں، قومیتوں، علاقوں کے لوگ تھے۔ ہمیں جوڑنے والا واحد رشتہ اسلام کا ہے لیکن جب اسلام سے ہم نے بے وفائی کی تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ نسلی، لسانی، علاقائی اور قبائلی تعصبات پھر اُبھر آئے، قومی مفاد کی بجائے دیگر مفادات کو ترجیح حاصل ہونے لگی، ملک میں انتشار اور افتراق پھیلا۔ ہمارے تمام مسائل کا حل یہی ہے کہ ہم اسلام کے رشتہ کو دوبارہ مضبوط کریں۔ ہم سب ایک اللہ، ایک رسول ﷺ اور ایک قرآن کو ماننے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی، ہمارے حکمرانوں کو بھی اور ہمارے مقتدر حلقوں کو بھی ہدایت دے کہ وہ ہوش کے ناخن لیں۔ اس قوم کو متحد کرنے کی ضرورت ہے۔ بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں اگر محرومیاں ہیں تو انہیں دور کریں۔ وہ بھی ہمارے مسلمان بھائی ہیں۔ ہمیں صوبائی، لسانی، علاقائی تعصب کی نفی کرنی چاہیے۔ ہمیں جوڑنے والی چیز صرف کلمہ طیبہ ہے۔ ہم آج بھی رجوع الی اللہ کی دعوت دے رہے ہیں۔ جس طرح نماز میں سندھی، بلوچی، پٹھان، پنجابی سب ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں اسی طرح ہمیں مسجد سے باہر بھی ایک ہو جانا چاہیے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم مسجد سے باہر بھی اسلام کو زندہ کریں۔ اسلام ہی ہمیں متحد کر سکتا ہے۔ آج انڈیا، اسرائیل اور امریکہ متحد ہو کر پاکستان کو مٹانا چاہتے ہیں۔ کیا ہم آپس کے ان تعصبات کے ساتھ دشمنوں کا مقابلہ کر پائیں گے؟ لہٰذا نفرتوں اور تعصبات کو ختم کرنے کے لیے ہمیں دوبارہ اسلام کے نفاذ کی طرف آنا ہوگا۔

نہروں کا مسئلہ

ایک بڑا مسئلہ جو اس وقت مملکت میں پیش آیا ہے وہ نہروں کے معاملے پر قوم کی تقسیم ہے۔ وفاقی حکومت چولستان کے علاقے میں نئی نہریں نکالنا چاہتی ہے اور کارپوریٹ فارمنگ کا منصوبہ شروع کرنا چاہتی ہے لیکن سندھ اور پنجاب میں اس کی مخالفت میں مظاہرے ہو رہے ہیں۔

ہماری گزارش یہ ہے کہ ہمیں اس مسئلہ کو پنجابی یا سندھی بن کر نہیں بلکہ ایک پاکستانی اور مسلم کی حیثیت سے دیکھنا چاہیے اور مشترکہ مفادات کونسل میں اس مسئلہ پر غور وفکر کرنا چاہیے جیسا کہ وزیراعظم نے اعلان بھی کیا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ماہرین کو بٹھائیں اور اس مسئلہ کے تکنیکی پہلوؤں پر بھی غور کریں ۔ اگر نئی نہریں اور کارپوریٹ فارمنگ قوم کے اجتماعی مفاد میں ہے تو اس پر عمل ہونا چاہیے لیکن اگر اس طرح قومی مفادات کو نقصان پہنچتا ہے اور فائدہ صرف مخصوص طبقہ اشرافیہ کا ہوگا تو اس سے گریز کرنا چاہیے۔ اپنی لاکھوں ایکڑ زمین کو آباد کر کے ہم دوسروں کو دے دیں تو اس میں کئی تحفظات بھی ہیں۔ اسی طرح بارش اور سیلاب کے پانی کو محفوظ کرنے کے معاملے پر بھی مشاورت ہونی چاہیے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ اصول بتایا ہے:

﴿وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ص﴾ (الشوریٰ: 38)

”اور ان کا کام آپس میں مشورے سے ہوتا ہے۔“

اللہ تعالیٰ یہ بھی حکم دیتا ہے:

اور ہم نے تم سے پہلے مرد ہی بھیجے جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے اے لوگو! اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے پوچھو۔ (النحل:43)

ہمیں قومی سطح پر مشاورت بھی کرنی چاہیے اور ماہرین سے بھی مشورہ کرنا چاہیے اور اس کے بعد جو قومی مفاد میں ہو وہ فیصلہ کرنا چاہیے ۔ مگر ہمارا مسئلہ تو یہ ہے کہ ہمارے مقتدر لوگوں کے غلط فیصلوں اور امریکہ نوازی نے ہمیں یہاں تک پہنچا دیا ہے۔ ہنری کسنجر نے کہا تھا: امریکہ کا دشمن امریکہ سے بچ سکتا ہے مگر دوست کبھی بچ نہیں سکتا۔ امریکہ کو خوش کرنے کے لیے ہم نے اپنے ہی لوگوں پر مظالم کیے اور انہیں ناراض کیا جس کی وجہ سے ان کا اعتماد اُٹھ گیا۔ اس اعتماد کو دوبارہ بحال کرنا پڑے گا ۔ ورنہ ہم کیسے بھارت اور اسرائیل کا مقابلہ کریں گے؟ ہمارے پاس ایٹمی صلاحیت ہے مگر اس کو استعمال کرنے کے لیے بھی جرأت ایمانی چاہیے ۔ ہماری افواج کے موٹو میں لکھا ہے: ایمان، تقویٰ، جہاد فی سبیل اللہ۔ اس پر عمل ہوگا تو اللہ ہمارے ساتھ ہوگا۔ ان شاء اللہ۔ صرف عسکری قوت کافی نہیں ہے، اللہ کا ساتھ بھی چاہیے۔ اللہ کی نافرمانیاں کر کے، اپنوں پر ظلم کر کے ہم اللہ کا ساتھ حاصل نہیں کر سکتے ۔ اس ظلم کا ازالہ ہوگا تو قوم بھی ساتھ کھڑی ہوگی ۔ ہمارے دشمن بھی یہی چاہتے ہیں کہ قوم کے اندر انتشار اور پھوٹ پڑے۔ ہم ایک دوسرے کے خلاف سڑکوں پر نکل آئیں ۔ اللہ ہمارے حکمرانوں اور مقتدر لوگوں کو ہدایت دے۔ قوم کو متحد کرنے کا واحد فارمولا یہی ہے کہ ہم نے اسلام سے جو بے وفائی کی ہے اس پر سچی توبہ کر لیں اور اسلامی بھائی چارہ کو دوبارہ قائم کرنے کی کوشش کریں۔ جب ہم اللہ کے ساتھ وفا کا معاملہ کریں گے تو اللہ بھی ہمارے ساتھ ہوگا۔

یہ ایک سجدہ جس سے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات!

اللہ ہمارے حکمرانوں کو، ہمارے مقتدر طبقات کو بھی اس قوم کے مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلے کرنے کی توفیق دے، اللہ ہم سب کو جرأت ایمانی بھی عطا کرے کہ ہم اللہ کی خشیت اور خوف کو دل میں رکھ کر فیصلے کریں نہ کہ امریکہ اور اس کے ساتھیوں کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اہل غزہ کی پکار پر بھی لبیک کہتے ہوئے جو کرنے کے کام ہیں اس کی توفیق عطا کرے۔ گزشتہ جمعہ کے خطاب میں ہم نے اہلِ غزہ کی مدد کے حوالے سے 13 نکات اس حوالے سے پیش کیے تھے۔ یہ سب کرنے کے کام ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس کو مسلمانوں کے معاملات سے دلچسپی نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں ہے ۔ آج اگر ہم اپنے آپ کو محدود کر کے بیٹھ جائیں کہ میرا پیٹ بھرا ہوا ہے، میرے بچوں کا پیٹ بھرا ہوا ہے، میری نوکری چل رہی ہے، میرے بچوں کا مستقبل محفوظ ہے باقی اُمت جو مرضی ہوتا ہے تو یہ اسلامی طرزِ عمل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچا اُمتی بننے اور اُمتیوں والے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

❁ ❁ ❁

پریس ریلیز 02 مئی 2025ء

بھارت کے ممکنہ حملہ کے منہ توڑ جواب کے لیے پاکستان اپنی تیاری مکمل رکھے

شجاع الدین شیخ

بھارت کے ممکنہ حملے کے منہ توڑ جواب کے لیے پاکستان اپنی تیاری مکمل رکھے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ بھارت نے پہلگام میں ڈرامہ رچا کر جس قدر کشیدگی کا ماحول پیدا کر دیا ہے اور پاکستان کے خلاف جو اقدامات اُٹھائے ہیں، اُن سے صرف پاکستان کا ہی نہیں بلکہ پورے خطے کا امن خطرے میں پڑ گیا ہے۔ لہٰذا پاکستان اس معاملے کو سنجیدگی سے لے اور مذموم بھارتی مقاصد کو ناکام بنانے کے لیے قبل از وقت تیاری مکمل رکھے۔ انہوں نے کہا کہ پہلگام ڈرامے کے بعد بھارت نے پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا کے ساتھ ساتھ جو اقدامات اُٹھائے ہیں، جن میں یکطرفہ طور پر سندھ طاس معاہدہ کو منسوخ کرنے کا اعلان بھی شامل ہے۔ ان کے خلاف حکومتِ پاکستان نے انتہائی چابک دستی کے ساتھ سفارتی مہم چلائی ہے۔ اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل میں بھارت کی خواہش کے مطابق قرارداد بھی منظور نہ ہو سکی اور پاکستان نے بھارت کے لیے اپنی فضائی حدود بھی بند کر دی ہیں۔ پھر یہ کہ بھارت کو دھمکی دے دی گئی ہے کہ پاکستان بھی شملہ معاہدہ سمیت بھارت سے کیے گئے 40 دوطرفہ معاہدوں کو یکطرفہ طور پر ختم کر سکتا ہے۔ اطلاعات کے مطابق مشرقی سرحد پر فوج کی تعیناتی مکمل ہو چکی ہے اور حکومت کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے یہ بیان بھی دیا ہے کہ کسی ممکنہ حملہ کی صورت میں پاکستان بھارت کے خلاف ایٹمی ہتھیار استعمال کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ یہ سب اقدامات کسی درجہ میں خوش آئندہ ہیں۔ تاہم پاکستان کو اپنی سفارتی مہم کو مزید تیز کرتے ہوئے دنیا کے سامنے بھارت کا اصل چہرہ بے نقاب کرنے کی ضرورت ہے۔ بلوچستان اور خیبر پختونخوا کی سرحدوں کو استعمال کرتے ہوئے بھارت شرانگیزی اور دہشت گردی کی پشت پناہی کر رہا ہے، جس کی پوری تفصیل دنیا کے سامنے لائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو اپنی پالیسیوں پر بھی نظر ثانی کرنی چاہیے اور کم از کم اب تو یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ امریکہ، اسرائیل اور انڈیا کا ابلیسی اتحاد ثلاثہ پاکستان اور مسلم دشمنی پر مبنی ایک اتحاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس گھمبیر صورتحال کے باوجود بہر حال اب بھی وقت ہے، امریکہ کو خوش کرنے کے لیے چین اور امارت اسلامیہ افغانستان سے تعلقات مزید نہ بگاڑے جائیں بلکہ ان میں بہتری لائی جائے۔ المیہ یہ ہے کہ آج پاکستان سیاسی طور پر بدترین اندرونی خلفشار کا شکار ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ قوموں کے دفاع کے لیے عسکری اداروں اور عوام کا ایک پیج پر ہونا ناگزیر ہے۔ پاکستان اسلام کی بنیاد پر قائم کیا گیا تھا اور ملک کی بقاء اور سلامتی بھی اسلامی نظام کے نفاذ میں ہی مضمر ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی ریاست بنایا جائے تاکہ دشمن کی سازشوں کو مکمل طور پر ناکام بنایا جا سکے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر واشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کا
17 اپریل 2025ء بمقام مینارِ پاکستان لاہور میں منعقدہ
قومی فلسطین کانفرنس سے خصوصی خطاب

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

حضرات! میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں اس کے فضل و کرم سے مسلمانان پاکستان اپنے جذبات کا اظہار کرنے کے لیے اپنے فلسطینی بھائیوں کے حق میں یہاں پر جمع ہیں۔ ”مجلس اتحاد امت پاکستان“ کے تمام اکابرین علماء کرام اور دینی جماعتوں کی قیادتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یہ آواز مستقل بلند کی جا رہی ہے۔ اس معاملے کو سمجھیے کہ پاکستان اللہ کی نعمت ہے۔ اسرائیل کو علم ہے کہ اس کا اصل دشمن پاکستان ہے۔ اسرائیل کے حوالے سے قائداعظم کی پالیسی بالکل واضح ہے کہ وہ مغرب کا ناجائز بچہ ہے اور پاکستان اس ناجائز ریاست کو کبھی تسلیم نہیں کرے گا۔ فلسطینی مسلمانوں کی ہر طرح سے مدد کرے کہ جس میں عسکری مدد بھی شامل ہے اور یہی بات او آئی سی کے چارٹر میں بھی درج ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم بن گوریان نے 1967ء میں کہا تھا کہ ہمارا اصل دشمن پاکستان ہے۔ یہود اور ہنود کا گٹھ جوڑ آج کھل کر ہمارے سامنے آ گیا ہے۔ نیتن یاہو بھی کہتا ہے اور مودی بھی کہتا ہے کہ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت ہمیں کھلتی ہے۔ نیتن یاہو اور مودی ایک پیج پر ہیں۔ ایک گریٹر اسرائیل کی بات کرتا ہے اور دوسرا اکھنڈ بھارت کی بات کرتا ہے۔

آج وقت ہے کہ یہ پوری قوم ایک پیج پر ہو اور ہماری افواج بھی جن کا موٹو ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ ہے، انہیں بھی ایک پیج پر ہونا چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے حکمرانوں کو بھی اور ہماری پوری عوام کو بھی۔ دینی جماعتیں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں لیکن میں گزارش کرنا چاہوں گا خصوصاً پاکستان کی بڑی سیاسی جماعتوں سے، پاکستان مسلم لیگ (ن) ہو، پیپلز پارٹی ہو، یا پی ٹی آئی ہو اور عوام الناس سب کو کھڑا ہونا چاہیے۔

یاد رکھیے! اللہ کے سامنے کل ہمیں جواب دینا ہے۔ اگر 60 ہزار شہداء کی لاشیں اور ایک لاکھ سے زیادہ معذورین ہمیں نہیں ہلا رہے، ہمارے حکمران نہیں ہل رہے، امت کی افواج اگر نہیں ہل رہیں تو یہ بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ ڈر ہے کہ کل یہ شہید بچے ہمارا گریبان نہ پکڑ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو، ہماری افواج کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ہاں یہ مملکت خداداد اللہ کا انعام ہے۔ فوج بھی، سیاستدان بھی، حکمران بھی، دینی قیادتیں، سیاسی قیادتیں، سب کا ایک پیج پر ہونا ضروری ہے۔ اگر ہم دین کے نام پر ایک پیج پر جمع نہ ہوئے تو بلوچستان، کے پی، سندھ، پنجاب سب میں نفرتیں بڑھنے کا خدشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے!

آج چند عرب ممالک یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہماری باری نہیں آئے گی مگر نیتن یاہو کہتا ہے کہ پورا عرب ہمیں چاہیے۔ مشرق وسطیٰ کا بڑا حصہ ہمیں چاہیے بلکہ وہ تو کہتا ہے کہ پاکستان بھی ہمیں چاہیے۔ اگر آج انڈیا نے پہلگام میں ڈراما رچایا ہے تو یہ عالمی گیم کا حصہ ہے۔ پاکستان کے گرد گھیرا تنگ کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ مظلوموں کی آواز یہاں سے بلند ہو رہی ہے، ایسے ہی حکمرانوں اور افواج پاکستان کو بھی جرأت ایمانی کا ثبوت پیش کرنا پڑے گا۔

میرے بھائیو بزرگو! یہ ایٹمی صلاحیت، یہ میزائل ٹیکنالوجی، اللہ کی نعمتیں ہیں، یہ سجانے کے لیے نہیں ہیں۔ غور کیجیے گا اگر صہیونیوں کو ہم دھمکی نہ دے سکے تو سوچیے کہ ہم بھارت کو جارحیت کا جواب کیسے دے سکیں گے؟ امریکہ، اسرائیل اور بھارت اکٹھ ہو چکا ہے جبکہ ہمیں ابھی متحد ہونا ہے۔ میں نے آیت تلاوت کی:
﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝﴾ (سورۃ محمد) ”اے اہل ایمان! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور وہ تمہارے قدموں کو جما دے گا۔“

فجر کی نماز کے وقت ہمارا ایمان ٹیسٹ ہوگا، بائیکاٹ کے موقع پر ہمارا ایمان ٹیسٹ ہوگا، مظلوموں کی آواز بلند کرنے کے حوالے سے ہمارا ایمان ٹیسٹ ہوگا۔ ہمیں اپنے حصے کا کام کرنا ہے۔ حکمرانوں کو اور افواج کو جرأت ایمانی کا مظاہرہ کر کے صہیونیت کے ماننے والوں کو دھمکی بھی دینی ہے تاکہ بھارت کو بھی ایک واضح پیغام جا سکے اور یہ تبھی ہوگا جب ہم اللہ کے ساتھ مخلص ہوں گے۔

میرے بھائیو! آخری بات یہ کہ اگر اللہ کی نافرمانی ہو رہی ہے، اگر اللہ کے ساتھ ہم نافرمانی کر رہے ہیں، اللہ کے احکامات کو عوام توڑیں اور حکمران شریعت کے احکامات کو نافذ نہ کریں تو معاف کیجیے گا پھر ہم عذاب کی لپیٹ میں آئیں گے۔ ملک میں اسلام کو نافذ کرنا، اللہ پر توکل، اللہ کی طرف رجوع، اللہ کے ساتھ مخلص ہونا، ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ قوم ایک پیج پر ہوگی تو مظلوم مسلمان چاہے وہ فلسطین میں ہوں، کشمیر میں ہوں، برما میں ہوں، ہم ان شاء اللہ ان کا ساتھ دیں گے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اے اللہ، پاکستان کی حفاظت فرما!

ابو موسیٰ

حالات حاضرہ کے حوالے سے اس وقت میری نظر میں اہم ترین نہیں بلکہ واحد مسئلہ پاک بھارت کشیدگی ہے جو ایک کھلی جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ جو بعدازاں غزہ بلکہ مشرق وسطیٰ کا حصہ بن جائے گی۔ بھارت دھمکیوں پر اترا ہوا ہے اور پاکستان کی طرف سے بھی سرعت کے ساتھ جواب آں غزل کا اہتمام ہو رہا ہے۔ میں اس حوالے سے جو بھی گزارشات کروں گا اس کا اختتام یا حاصل تحریر آغاز ہی میں عرض کر دیتا ہوں اور وہ یہ کہ اس وقت ساری قوم کو متحد ہو کر اپنی فوج کی پشت پر کھڑا نظر آنا چاہیے۔ اس لیے ہرگز نہیں کہ ہمیں خاکی وردی سے محبت ہے بلکہ اس لیے کہ جس ریاست کو مملکت خداداد کہا جاتا ہے، جس کی جڑ بنیاد اور اساس اسلام ہے، اس کی سلامتی کا مسئلہ ہے۔ یقیناً جذبہ اور نظریہ پر ایمان پاکستان کی سلامتی کے حوالے سے انتہائی اہم ہی نہیں ناگزیر بھی ہے۔ لیکن ہر دور میں افراد کو ہی میدان میں اترنا پڑتا ہے۔ آج سائنس اور ٹیکنالوجی کے جدید دور میں پیشہ ور فوج جو جدید اسلحہ کو استعمال کرنے کی اہلیت رکھتی ہو وہی کسی ریاست کا دفاع کر سکتی ہے۔ عام آدمی کے پاس اس حوالے سے کچھ نہیں ہوتا، وہ صرف دعا کر سکتا ہے۔ فوج کا دست و بازو بنتے ہوئے ہمیں کچھ اپنے دل کی باتیں بھی کرنا ہوں گی۔ بقول شاعر ؎

خوگر حمد سے تھوڑا سا گلہ بھی سن لے

ہمارا اس حوالے سے یہ مطالبہ ہونا چاہیے کہ اے وردی والو! خدا کے واسطے، خدا کے واسطے اپنی آئینی حدود میں رہنا سیکھ لو۔ اچھی بات تو اپنے دشمن سے بھی سیکھ لینے میں کوئی ہرج نہیں سمجھنا چاہیے۔ بھارت میں اس کشیدگی کے حوالے سے جو لائحہ عمل بنانے کے لیے وزیراعظم نریندر مودی کی صدارت میں میٹنگ ہوئی ہے، اس میں نہ آرمی چیف شامل تھا، نہ کوئی دوسرا فوجی افسر۔ فیصلہ کابینہ کرے گی، فوج کو عمل درآمد کرنے کا کہا جائے گا۔ اسے کہتے ہیں سویلین سپرمیسی اور پاکستان کی قومی سلامتی کمیٹی میں جرنیلوں کی کیا حیثیت اور رول ہوتا ہے، اس کی وضاحت سے شرمندگی کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ یہ بات آپ سب جانتے ہیں، پاکستان کا سکیورٹی سٹیٹ بننا تو چاروناچار قبول کیا جاتا ہے اور اسے تو کسی حد تک شاید justify کیا جا سکے مگر اسے جرنیل سٹیٹ کیوں بنا دیا ہے۔ خدارا اصلاح کر لیجیے۔ قوم دشمن سے جنگ کے وقت آپ کی پشت پر عام دیوار نہیں سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑی ہو گی۔

اب آیئے پہلگام میں سیاحوں کے قتل عام کی طرف، جس نے پاکستان اور بھارت کو جنگ کے دہانے پر لا کھڑا کیا۔ میں کوشش کروں گا کہ اس حوالے سے پاکستان کی خارجہ پالیسی کا کھل کر ذکر کروں اور داخلی حالات کا بھی تذکرہ کروں جو بالواسطہ ہی نہیں بلاواسطہ بھی وجہ ہے کہ بھارت فالس فلیگ کے ذریعے ہر قسم کی جارحیت کرتا نظر آ رہا ہے۔

دیکھیے تین سال سے ہم ایک طرح کی خانہ جنگی کا شکار ہیں۔ دنیا بھر میں یہ غیر تحریری اصول موجود ہے کہ ایک گھر میں مسلسل لڑائی جاری ہو تو ہمسائے دستک دیتے ہیں اور ان کا اس روز روز کی لڑائی سے فائدہ اٹھانا فطری نہ سہی منطقی ضرور ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کمزور ہونا طاقتور کو مداخلت اور اس سے آگے بڑھ کر مسلط ہونے کی دعوت دینے کے مترادف ہے۔ گھر کی اس لڑائی کی اصل وجہ کیا ہے؟ کیوں سیاسی عدم استحکام بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے؟ کیوں معاشی ترقی کے دعوے کھوکھلے ثابت ہو رہے ہیں؟ کیوں بیرونی سرمایہ کاری بڑے بڑے دعووں کے باوجود عملی طور پر صفر ہے؟ اس کی پہلی وجہ یہ ہے کہ حکومت سازی کے حوالے سے اکثریتی عوامی رائے کو پاؤں تلے کچل دیا گیا ہے اور دوسری یہ کہ ظلم نے عدل کو ملیامیٹ کر دیا ہے۔ آپ کو دوسری جنگ عظیم کے موقع پر چرچل کے لندن ہائی کورٹ میں جانے اور چیف جسٹس سے یہ سننے کے بعد کہ ہماری عدلیہ عوام کو انصاف دے رہی ہے، اس موقع پر چرچل کا یہ نعرہ مارنا کہ ہماری عدلیہ عوام کو عدل فراہم کر رہی ہے لہٰذا جنگ ہم جیتیں گے۔ میں مزید تفصیل میں نہیں جاتا۔ قصہ مختصر عوامی خواہشات کو اگر بے دردی سے کچل دیا جائے گا اور عدل کے حوالے سے ہماری ریٹنگ دنیا میں پسماندہ ممالک سے بھی کم تر ہو جائے گی تو ریاست کا کمزور ہونا لازم ہے اور دشمنوں میں گھری ریاست اگر کمزور ہو گی تو دشمن اخلاقی تقاضے کیا عالمی قوانین کو بھی پاؤں تلے روند کر آپ پر حملہ آور ہو جائیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ عالمی سطح پر تمام تر قوانین اور ضابطوں کے شور شرابے میں ابھی تک جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا معاملہ چل رہا ہے۔ گویا ہم پر جو دشمن حملہ آور ہو رہا ہے بلکہ ہو چکا ہے وہ درحقیقت ؎

”ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات“

کا معاملہ ہے، اس کے سوا کچھ نہیں۔ ستم بالائے ستم ہم نے گھر کی لڑائی میں فتح یاب ہونے کے لیے ایسی خارجہ پالیسی ترتیب دی ہے کہ دشمن کا دشمن یعنی چین جسے دوست ہونا چاہیے، وہ بھی ہم سے خوش نہیں کیونکہ گھر کی لڑائی میں مکمل فتح کے لیے امریکہ کی بھرپور اور out of the way حمایت ناگزیر تھی۔ اس کے بغیر اس لڑائی میں ہمارے پاؤں اکھڑ جاتے لیکن جس امریکہ کا سہارا ہم لیے ہوئے تھے اس نے پہلگام کے واقعے پر بھارت کا بھرپور ساتھ دینے کا واضح اعلان کیا ہے۔

شمال مغرب میں افغانستان ہے جس سے ہم نے امریکہ کو خوش کرنے کے لیے بدترین سلوک کیا۔ کبھی افغان مہاجروں کو فوراً پاکستان سے نکل جاؤ، ہمیں نظر نہ آؤ اور کبھی راستے بند کر کے اسے مالی سطح پر نقصان پہنچایا۔ راقم نے آغاز ہی میں عرض کیا تھا کہ مسلط شدہ حکومت صرف امریکہ کو خوش کرنے کے لیے افغانستان کے ساتھ بدسلوکی کر رہی ہے۔ ہمیں اس وقت پُرو افغانستان اور پُرو افغان طالبان باقاعدہ ایک مہم چلانا چاہیے جو کوئی اثر دکھاتی نہ دکھاتی ریکارڈ پر یہ بات رہتی لیکن میری آواز نقار خانے میں طوطی کی آواز ثابت ہوئی اور کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ بہرحال ریاستی سطح پر اب افغانستان دشمنی کے نقصانات سامنے آئے ہیں تو نائب وزیراعظم صاحب بھاگم بھاگ افغانستان پہنچے ہیں۔ فارسی کا ایک محاورہ ہے ”آنچہ دانا کند کند ناداں۔ لیک بعد از خرابی بسیار۔“ میرے پاس کوئی مصدقہ اطلاع،

نہیں لیکن سننے میں آیا ہے کہ افغانستان کی حکومت نے ٹکاسہ جواب دیا ہے۔ بنگلہ دیش سے بھارت کی کشیدگی پر تعلقات کی بڑی چھلانگیں لگائی گئی تھیں۔ انہوں نے تعلقات کے لیے تین شرائط رکھ دی ہیں۔ 1971ء کے واقعات پر معافی مانگو اور علیحدگی کے وقت ہمارا ساڑھے چار ارب ڈالر کا حق تھا وہ ادا کرو اور بہاریوں کو پاکستان لے کر جاؤ لہٰذا اب ہمارے ہاں قبرستان جیسی خاموشی ہے۔ ایران کا رول تو شروع سے ہی دوستانہ نہیں ہے۔ میں ایران سے یہ توقع کرتا ہوں کہ وہ کسی بُرے وقت میں پاکستان کی پیٹھ میں خنجر گھونپ سکتا ہے۔ مجھے صرف ایک بات کی توقع ہے کہ چین پاکستان سے ناراض ہونے کے باوجود اپنے ملک کے مفاد میں یہ نہیں چاہے گا کہ بھارت جنگ کی صورت میں پاکستان پر کوئی واضح تسلط حاصل کر سکے۔

جہاں تک پاکستان اور بھارت کا ایک دوسرے کے خلاف اقدام کے اعلانات کا تعلق ہے تو عرض ہے کہ سفارتی عملہ نکالنا تو رسمی کارروائی ہے، فضائی بندش matter کرے گی لیکن اس میں بھی بھارت سے زیادہ پاکستان کو نقصان ہوگا۔ بھارت کی مالی حالت ایسی ہے کہ وہ خسارہ برداشت کر جائے گا۔ ہماری نیا تو پہلے ہی ڈوب رہی ہے۔ بہرحال بھارت کا اصل، انتہائی سنگین اور پاکستان کے لیے تشویش ناک قدم سندھ طاس معاہدے کی یکطرفہ معطلی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس حوالے سے دونوں ممالک اپنے عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ مئی سے لے کر ستمبر تک تو پانی اتنا زیادہ ہوگا۔ گرمی سے پہاڑوں کی برف پگھلے گی۔ برسات کا موسم اپنا رنگ دکھائے گا لہٰذا بھارت کو پاکستان کی طرف اس کے ضرورت سے بھی زیادہ پانی چھوڑنا پڑے گا۔ سیلاب کا خطرہ ہوگا۔ البتہ اگر برسات میں زیادہ بارشیں نہ ہوئیں تب ستمبر میں بھارت پانی میں رکاوٹ ڈال کر پاکستان کو نقصان پہنچا سکتا ہے لیکن تب بھی بھارت کے پاس ایسا انفراسٹرکچر نہیں ہے جیسا کہ اس کے وزیر کہہ رہا ہے کہ پاکستان کو ایک بوند نہیں جانے دیں گے۔ یہ محض بھڑک بازی ہے البتہ کافی حد تک پانی روک کر پاکستان کو نقصان پہنچایا جائے گا جو پہلے سے پانی کی کمی کے شکار پاکستان کے لیے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوگا۔ البتہ پاکستان کا بھی یہ کہنا کہ اگر بھارت نے سندھ طاس معاہدہ ختم کیا تو ہم عالمی عدالت (I.C.J) میں جائیں گے یہ پاکستان کا بھولپن اور عالمی صورت حال سے بے خبری ہے اس لیے کہ اگرچہ پاکستان کا کیس تو مضبوط ہوگا لیکن وہاں بھی نادیدہ عالمی قوتوں کا حکم چلتا ہے۔ وہ کیس کو مختلف بہانوں سے التوا کا میں اور موخر کریں گے کہ پاکستان کو شدید نقصان کا سامنا ہوگا اور پاکستان بدترین معاشی ابتری کا شکار ہوگا۔ پھر یہ کہ کیا بھارت میں پاکستان کے خلاف اٹھا ہوا طوفان صرف سندھ طاس معاہدہ ختم کرنے سے تھم جائے گا۔ میری رائے میں بھارت کے عوام اور وہاں کے دوسرے سٹیک ہولڈرز پاکستان کے خلاف کوئی عسکری جارحیت کیے بغیر مطمئن نہ ہوں گے۔

راقم کی رائے میں زمینی یا فضائی سطح پر بھارت آزاد کشمیر کو فوکس کرے گا اور اگر مودی کوئی ایسی جارحیت نہیں کرتا تو بھارت میں اس کی سیاست دفن ہو جائے گی اور پہلا نتیجہ تو اُسے بہار میں ہونے والے الیکشن میں ہی مل جائے گا جو بھارت کے کچھ نہ کرنے پر منفی ہوگا اور اگر بھارت عسکری برتری دکھانے میں کامیاب ہوا تو نتائج اُس کے حق میں ہوں گے۔ میری رائے میں امریکہ پاکستان کی ریاست کے ٹھیکے داروں سے ایسی بات منوانے کی بھرپور کوشش کرے گا جس سے بھارت کی بالادستی ثابت ہو سکے لیکن ایسی صورت میں ہمارے کرتا دھرتوں کی پاکستان میں کیا پوزیشن بنے گی۔ پی ٹی آئی کا سوشل میڈیا بار بار وہ کلپ دکھا رہا ہے جب 2019ء میں بھارتی فضائیہ سے یہ توقع تھی کہ وہ کوئی کارروائی کرے گی تو عمران خان اس میں کہہ رہا ہے کہ اگر بھارت نے ہماری سلامتی کے حوالے سے چھوٹا سا قدم بھی اٹھایا تو ہم سوچیں یا غور نہیں کریں گے بلکہ فوری طور پر منہ توڑ جواب دیں گے۔ پھر جب بالاکوٹ میں بھارتی فضائیہ نے پے لوڈ گرایا جس میں ہمارے چند درخت اور ایک کوا شہید ہو گیا تو پاکستان نے ان کے دو طیارے گرائے جس پر ابھی نندن کا وہ جملہ بڑا مشہور ہوا تھا کہ پاکستانی چائے fantastic تھی۔ بہرحال جنگ جیتنے کے حوالے سے حتمی اور آخری بات یہ ہے کہ قوم فوج کی پشت پر ہو اور ملک میں عدل وانصاف کا بول بالا ہو۔ بدقسمتی سے اس وقت دونوں چیزوں کا فقدان ہے۔ اللہ خیر کرے اور ہماری کوتاہیوں کے باوجود ہمارا بھرم رکھ لے۔ آمین یارب العالمین!

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(24 تا 30 اپریل 2025ء)

جمعرات 24 اپریل: مرکزی اسرہ کے اجلاس کی آن لائن صدارت کی۔ شام کو چند احباب سے ان کے دفتر میں ملاقات ہوئی۔ دعوت دین اور تنظیم اسلامی کے حوالہ سے گفتگو رہی۔

جمعۃ المبارک 25 اپریل: مرکزی اُسرہ کے خصوصی اجلاس کی آن لائن صدارت فرمائی۔ خطاب جمعہ، مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، ڈی ایچ اے کراچی، میں کیا۔

ہفتہ 26 اپریل: صبح لاہور آمد ہوئی۔ توسیعی عاملہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ دوپہر کو دین حق ٹرسٹ کے اجلاس کی صدارت کی۔ بعد نماز عصر مرکزی شوریٰ کے اجلاس کی صدارت کی۔

اتوار 27 اپریل: مرکزی شوریٰ کے صبح اور شام کے اجلاسوں کی صدارت کی۔ رات میں ''مجلس اتحاد امت پاکستان'' کے زیر اہتمام مینار پاکستان لاہور کے مقام پر منعقدہ ''قومی فلسطین کانفرنس'' میں شرکت کی اور مختصر گفتگو کی۔

پیر 28 اپریل: صبح کو توسیعی عاملہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ بعد نماز عصر شروع ہونے والے ''کل پاکستان امراء اجتماع'' کی صدارت نیز افتتاحی خطاب کیا۔

منگل 29 اپریل: کل پاکستان امراء اجتماع کی صبح سے صدارت کی اور بعد نماز عشاء شرکاء کے ساتھ سوال وجواب کی نشست ہوئی۔

بدھ 30 اپریل: کل پاکستان امراء اجتماع کی صدارت کی نیز صبح کو بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے تحریری مضامین پر مشتمل کتاب ''برعظیم پاک وہند میں اسلام کے انقلابی فکر کی تجدید و تعمیل اور اس سے انحراف کی راہیں'' کے ''مقدمہ'' کا مطالعہ کرایا۔

مزدور کے حقوق قرآن وحدیث کی روشنی میں

محمد سلمان عثمانی

اسلام میں مزدوروں کے بہت سے حقوق ہیں جنہیں اسلام نے انتہائی اہمیت کے ساتھ بیان کیا ہے، مزدور ہی اس قوم کا اثاثہ ہیں جو روزانہ تازہ کما کر اپنے بچوں کا پیٹ پالتا ہے، کسی بھی ملک، قوم اور معاشرے کی ترقی میں مزدوروں کا کردار بہت اہم ہوتا ہے، مگر سب سے زیادہ حق تلفی بھی انہی کی کی جاتی ہے۔ سرمایہ دار اور جاگیردار طبقے مزدور کا استحصال کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں اور مزدور اسے اپنا مقدر سمجھ کر صبر کر لیتے ہیں۔

ہمارے سماج میں مزدوروں کا وجود ہے، جسے ہمیں تسلیم کرنا چاہیے۔ مزدوری ہر کوئی کرتا ہے، مگر سب کے درجات الگ ہوتے ہیں۔ ہر مزدور اپنے میدان میں اپنی بساط بھر مزدوری کرتا ہے اور اجرت حاصل کر کے اپنے اہل وعیال کی کفالت کرتا ہے۔ اسلام نے محنت کو بڑا مقام عطا کیا ہے اور محنت کرنے والے شخص کی بڑی حوصلہ افزائی کی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خود (حلال وطیب) کمانے والا اللہ تعالیٰ کا دوست ہوتا ہے (طبرانی) یہ فرما کر محنت کی قدر و قیمت اجاگر فرما دی۔ نیز آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ کسی نے اپنے ہاتھوں کی (حلال وطیب) کمائی سے بہتر کوئی کھانا نہیں کھایا (بخاری) آپ ﷺ کو مزدوروں کے حقوق کا اس حد تک پاس تھا کہ وصال سے قبل آپ ﷺ نے اپنی امت کے لیے جو آخری وصیت فرمائی وہ یہ تھی کہ نماز کا خیال رکھو اور ان لوگوں کا بھی جو تمہارے زیر دست ہیں (مسند احمد، ابوداؤد) آپ ﷺ نے مزید فرمایا تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن میں خود جھگڑوں گا۔ ان میں سے ایک وہ ہوگا جس نے کسی سے کام کروایا۔ کام تو اس سے پورا لیا مگر اسے مزدوری پوری ادا نہ کی۔ (بخاری)

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ایک شخص سے مصافحہ کرتے وقت اس کے ہاتھوں پر کچھ نشانات دیکھے، وجہ پوچھی تو اس نے بتایا روزی کمانے میں محنت مشقت کرنے کی وجہ سے، تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ چوم لیا۔ مزید ارشاد فرمایا: مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے قبل اس کی مزدوری ادا کر دو (ابن ماجہ) جو کوئی غیر آباد زمین کو آباد کرے تو وہ اسی کی ہے (گویا اس کی محنت نے اس کو مالکانہ حقوق عطا کر دیئے) (احمد، ترمذی، ابوداؤد) اجرت مزدور کا حق ہے، قرآن حکیم میں آتا ہے ”جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو ان کے لیے ختم نہ ہونے والا (دائمی) اجر ہے۔“ معاہدۂ ملازمت (چاہے معاہدات واضح ہوں یا مضمر) کے جدید تصورات کی پیش گوئی کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے مزدور کو کام کی اجرت مقرر کیے بغیر بھرتی کرنے اور کام کروانے سے منع کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور دودھ پلانے والی ماؤں کا کھانا اور پہننا دستور کے مطابق بچے کے باپ پر لازم ہے۔“

محنت ومزدوری اللہ کے نبیوں کی سنت بھی ہے۔ کم وبیش تمام انبیائے کرام نے مزدوری کو اپنا معاش بنایا۔ حضرت آدم ؑ نے زمین کاشت کر کے غلہ حاصل کیا۔ حضرت نوح ؑ بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ حضرت داؤد ؑ زِرہ ساز تھے اور اپنے ہاتھ کے ہنر سے گزر بسر کرتے۔ حضرت ادریس ؑ درزی کا کام کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ ؑ نے 10 سال تک حضرت شعیب ؑ کی بکریاں چرائیں۔ پیارے نبیؐ اور اللہ کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ نے بھی بکریاں چرائیں اور تجارت بھی کی۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ”اللہ نے کوئی نبی نہیں بھیجا، جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔“ صحابہ کے استفسار پر حضور ﷺ نے فرمایا۔ ”میں بھی مکے والوں کی بکریاں چند قیراط پر چرایا کرتا تھا۔“ (بخاری)

محنت ومزدوری کی عظمت واہمیت کی دلیل یہ ہے کہ خود رب کائنات، مالک ارض وسماء، محنت کش، مزدور کو اپنا دوست قرار دے رہا ہے۔ ایک موقع پر اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بیشک اللہ روزی کمانے والے کو دوست رکھتا ہے۔“ (طبرانی)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ایک ملازم (مرد/عورت) کم از کم درمیانے درجہ کے عمدہ کھانے اور کپڑوں کا حقدار ہے۔“ اور ”کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہ دی جائے“ اور یہ کہ مقرر کردہ اجرت ان (مزدوروں) کی بنیادی ضروریات کے لیے کافی ہو“ ایک اور موقع پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تمہارے ہاں کام کرنے والے ملازمین تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری ماتحتی میں دے رکھا ہے، سو جس کا بھی کوئی بھائی اس کے ماتحت ہو اسے وہی کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور وہی پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے۔“

تاریخی مطالعے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت عمر ؓ نے فوجی جوانوں کے لیے اجرت مقرر فرمائی تھی اس اجرت پر دوران ملازمت مختلف معیارات جیسا کہ مدت ملازمت، بہترین کارکردگی اور علمی قابلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے نظر ثانی کی جاتی، حضرت ابو رافع ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ قرض لیا، پھر جب آپ ﷺ کے پاس صدقے کے اونٹ آئے، تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں اس شخص کا قرض ادا کر دوں جس سے چھوٹا اونٹ لیا تھا۔ میں نے کہا: میں تو اونٹوں میں چھ سال کے بہترین اونٹوں کے سوا کچھ بھی نہیں پاتا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسی میں سے اسے دے دو، کیونکہ لوگوں میں بہترین وہ انسان ہیں جو قرض ادا کرنے میں سب سے اچھے ہیں۔“ (موطا امام مالک، جامع ترمذی)

حضرت عوف بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جس دن مال فئے آتا آپ اسی دن اسے تقسیم کر دیتے، شادی شدہ کو دو حصے دیتے اور کنوارے کو ایک حصہ دیتے، تو ہم بلائے گئے، اور میں عمار ؓ سے پہلے بلایا جاتا تھا، میں بلایا گیا تو مجھے دو حصے دیئے گئے کیونکہ میں شادی شدہ تھا، اور میرے بعد عمار بن یاسر ؓ بلائے گئے تو انہیں ایک حصہ دیا گیا۔“ (مسند احمد)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے: ”میں قیامت کے دن تین قسم کے شخصوں کا مدمقابل ہوں گا: ایک وہ شخص جو میرے نام پر وعدہ کر کے عہد شکنی کرے، دوسرے وہ شخص جو آزاد کو بیچے پھر اس کی قیمت کھائے، تیسرا وہ شخص جو مزدور سے کام لے اور اس کی مزدوری نہ دے۔“

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ اجرت دونوں کے بارے میں رہنمائی موجود ہے، اس میں کم سے کم اجرت کی تو وضاحت کر دی گئی ہے تاکہ کسی مزدور کی بنیادی ضروریات کما حقہ پوری ہو سکیں۔ کم وبیش 1400 سال بعد انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے میں ”انصاف پسند اور مناسب معاوضہ“ کی بات کی گئی ہے۔ اسلام کا موقف ہے کہ ملازمین کو اتنی تنخواہ ملنی چاہیے کہ اس سے بتقاضائے بشری اس کی اور اس کے خاندان کی تمام ضروریات پوری ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کے مطابق مزدوروں کے حقوق ادا کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

❁❁❁

حج کی اہمیت وفضیلت

ابو محمد

تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے محکم ترین شریعت نازل فرمائی اور نہایت ہی انوکھے اور نرالے انداز سے کائنات کو تخلیق بخشی۔ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اس بندۂ مومن جیسی حمد بیان کرتا ہوں جو اپنے دل، زبان اور عمل کے ساتھ اللہ کی شکر گزاری میں مصروف ہو اور شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں اور وہی معبود برحق ہے۔ یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے امین اور برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اس کے احکام کی تعمیل اور منہیات سے اجتناب کرو۔ یاد رکھو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بیت الحرام خانہ کعبہ کا حج فرض قرار دیا ہے اور اسے اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن بتایا ہے۔ حج بیت اللہ کی خوب ترغیب دی گئی ہے اور اس پر اجرِ عظیم اور ثواب کثیر کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بھی حج کی تعلیم دی ہے اور اس کے بے پناہ اجر وثواب بیان فرمائے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے اور حج مبرور کا جنت کے سوا کوئی صلہ نہیں۔'' (متفق علیہ)

لہٰذا! بندہ مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ اخلاص، حسن نیت اور رسول اللہ ﷺ کے اتباع کے جذبہ کے ساتھ اس مقدس فریضہ کی ادائیگی کا ارادہ رکھے اور اس کا آرزومند ہو۔

دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے اللہ کے لیے حج کیا اور پھر نہ فحش گوئی کی، نہ بدکار رہا تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک وصاف ہو گیا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔'' (متفق علیہ)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے حج کی فضیلت بیان فرمائی ہے اور اس بندۂ صادق کا اجر وثواب ذکر کیا ہے جو رب تعالیٰ کے حکم اور اس کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کی دعوت پر لبیک کہتا ہوا اخلاص کے ساتھ اور اجر وثواب کی نیت سے اس مقدس فریضہ کی ادائیگی کے لیے رخت سفر باندھے کہ اللہ کے نزدیک اس بندہ کا ثواب جنت ہے اور گناہوں سے وہ اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح اس کی ماں نے اسے پاک وصاف جنا تھا۔ وہ روئے زمین پر اس نوزائیدہ بچہ کی مانند بے گناہ چلتا پھرتا ہے جس نے کوئی برا کام کیا ہے، نہ کسی گناہ کا مرتکب ہوا ہے اور نہ ہی اس بچہ سے کسی گناہ کا تصور کیا جا سکتا ہے۔

لہٰذا ضروری ہے کہ ایک مسلمان رب العالمین کے اس عظیم انعام کے حصول کے لیے پوری کوشش کرے، ممکن ہے وہ اس اجرِ عظیم کو پالے اور اللہ کے نزدیک اس کے حج کو شرف قبولیت حاصل ہو جائے۔

حج میں ایسے بے شمار بڑے بڑے فائدے ہیں کہ بہت سے لوگ اس کا تصور بھی نہیں کرتے، چنانچہ حج سے حکم الٰہی کی تعمیل ہوتی ہے۔ ندائے خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام پر لبیک کہا جاتا ہے، فرمان الٰہی کے مطابق اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی اتباع میں بیت اللہ کا طواف کیا جاتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

''لوگو! تم مجھ سے حج کے مناسک سیکھ لو۔''

حج کے ذریعہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے حالات زندگی اور ان کی یہ دعا یاد کی جاتی ہے جو بلد حرام کے سلسلہ میں انہوں نے کی تھی:

﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝﴾ (ابراہیم)

''اور یاد کرو جب کہا ابراہیمؑ نے: اے میرے رب اس شہر (مکہ) کو بنا دے امن کی جگہ اور بچائے رکھ مجھے اور میری اولاد کو اس سے کہ ہم بتوں کی پرستش کریں۔''

حج میں مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا کی جاتی ہے جس مقام کو اللہ تعالیٰ نے امن وسلامتی کے اس مقدس شہر میں منجملہ دیگر نشانیوں کے ایک واضح نشانی قرار دیا ہے اور اس کی بابت یہ ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ۭ﴾ (البقرۃ:125) ''اور (ہم نے حکم دیا کہ) مقام ابراہیمؑ کو اپنی نماز پڑھنے کی جگہ بنالو۔''

حج کے ذریعہ مسلمانوں کو ان کی وحدت اور یہ حقیقت یاد دلائی جاتی ہے کہ یہی بیت اللہ ہے جو روئے زمین میں بسنے والے تمام مسلمانوں کا قبلہ ہے اور یہی وہ گھر ہے جس کی طرف رخ کر کے ایک دن اور رات میں پانچ مرتبہ فرض نمازیں ادا کی جاتی ہیں۔

حج میں رسول اللہ ﷺ کے ان احوال وواقعات کو یاد کیا جاتا ہے جب ابتدائے بعثت میں اس بیت اللہ کے پاس آپؐ اللہ کی عبادت وبندگی میں مشغول ہوتے اور لوگوں کو اللہ کی توحید اور بندگی کی دعوت دیتے تھے۔ ساتھ ہی آپ کا وہ بے مثال صبر ومجاہدہ اور ضبط وتحمل بھی یاد کیا جاتا ہے جس کا ثبوت آپؐ نے اس وقت پیش فرمایا تھا جب مشرکین آپؐ کو اذیتیں پہنچاتے، آپؐ کا اور آپؐ کے اصحاب کا استہزاء وتمسخر کرتے۔ سجدہ کی حالت میں کندھے پر گندگی کا بوجھ ڈال دیتے، چیلنج کرتے اور آپؐ کی رسالت پر ایمان لانے والوں کو طرح طرح کے عذاب میں مبتلا کرتے تھے۔ لیکن ان سب کے باوجود آپؐ کی دعوت وتبلیغ کا سلسلہ تیز سے تیز تر ہوتا جاتا، رب العالمین پر بھروسا اور اس کی نصرت وتائید پر آپؐ کا ایمان ویقین بڑھتا جاتا اور آلام ومصائب سے رہائی اور کشائش کی امید قوی ہوتی جاتی تھی، چنانچہ یہ سب کچھ آپؐ کو حاصل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی بھرپور مدد فرمائی۔

اسی طرح بندہ مومن جب اپنے کپڑے اتار کر احرام کے کپڑے زیب تن کرتا اور سر کو کھلا رکھ چھوڑتا ہے۔ مشاعر حج اور عرفات کے میدان میں اللہ سے گریہ وزاری کرتا ہے، قربانی کا جانور ذبح کرتا اور رمی جمرات کرتا ہے اور ذکر الٰہی کے لیے منیٰ کے اندر قیام پذیر ہوتا ہے تو اس کے یہ تمام حالات رب تعالیٰ کی عبودیت وبندگی کا مظہر ہوتے ہیں اور اس کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہوتا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ﴾ (الحجرات:13)

''اے لوگو! ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے ایک مرد اور ایک عورت سے اور ہم نے تمہیں مختلف قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ یقیناً تم

میں سب سے زیادہ باعزّت اللہ کے ہاں وہ ہے جو تم میں سب سے بڑھ کر متقی ہے۔‘‘

حج میں اس مقدس ترین مقصد کی تکمیل کا اشارہ ملتا ہے جس کے لیے کائنات کی تخلیق عمل میں آئی ہے اور وہ مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝﴾ (الذاریات) ’’اور میں نے نہیں پیدا کیا جنوں اور انسانوں کو مگر صرف اس لیے کہ وہ میری بندگی کریں۔‘‘

اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی ہی وہ بنیادی مقصد ہے جس کے لیے جن وانس کی تخلیق ہوئی اللہ رب العالمین نے انہیں عبث یا محض دنیا کو آباد رکھنے، زندگی گزارنے اور ایک دوسرے کے اوپر اپنی فوقیت و بالادستی کا مظاہرہ کرنے کے لیے نہیں بلکہ اس لیے پیدا کیا ہے کہ یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہو اور اہل ایمان اور اصحاب تقویٰ کے لیے تجارت گاہ۔ چنانچہ فرمایا:

﴿وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝﴾ (یوسف: 109) ’’اور یقیناً آخرت کا گھر بہتر ہے اُن لوگوں کے لیے جو تقویٰ کی روش اختیار کریں۔ تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟‘‘

لہٰذا اللہ سے ڈرو اور جب تک قید حیات میں ہو اعمال صالحہ کا ذخیرہ جمع کرتے رہو تا کہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے مستحق بن سکو جو اس نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے فرمایا ہے:

’’حج مبرور کا جنت میں کوئی دوسرا بدلہ نہیں۔‘‘

وہ شخص بڑا ہی باسعادت ہے جسے اللہ تعالیٰ حج بیت اللہ کی توفیق دے دے اور اس کا حج قبول فرما کر اس کے گناہ سے درگزر کر دے۔ وہ نفس بھی بڑا مبارک ہے جسے بیت اللہ تک پہنچنے کی سعادت حاصل ہو اور وہ اس کا طواف کرے اور اس حرم امن میں نماز ادا کرے جو پوری دنیا کے مسلمانوں کی اجتماع گاہ ہے۔ مسلمان دنیا کے کونے کونے سے اس مقدس مقام پر حاضر ہوتے ہیں تا کہ فریضہ حج ادا کریں اور اللہ تعالیٰ کے گھر میں اللہ سے عہد و پیمان کی تجدید کریں۔ ساتھ ہی وہ اس مقام مقدس میں بیٹھ کر اللہ رب العالمین سے گناہ و معصیت کے کاموں سے دور رہنے اور اللہ کا تقرب حاصل کرنے کا باہیں طور عہد و پیمان کرتے ہیں کہ اس کی اطاعت و بندگی کریں گے، عمل اسی کے لیے انجام دیں گے، اس کے سوا کسی سے لو نہیں لگائیں گے۔ استفادہ و فریاد اسی سے کریں گے، اس کے آگے جھکیں گے، اس سے امید و بیم رکھیں گے، اس کو پکاریں گے، اس پر اعتماد و توکل کریں گے اور اس کے سوا کسی کو معبود و پروردگار نہیں جانیں گے، جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝﴾ (النمل: 62) ’’بھلا کون ہے جو سنتا ہے ایک مجبور و لاچار کو جب وہ اُس کو پکارتا ہے اور (اُس کی) تکلیف کو دور کرتا ہے؟ اور جو تمہیں جانشین بناتا ہے زمین میں؟ کیا کوئی اور معبود بھی ہے اللہ کے ساتھ (ان کاموں میں شریک)؟ بہت ہی کم نصیحت ہے جو تم لوگ حاصل کرتے ہو۔‘‘

کعبۃ اللہ کی اس مقدس سرزمین پر اللہ رب العالمین کے حضور کھڑے ہونا بڑی عظمت کی بات ہے ارشاد الٰہی ہے:

﴿جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ﴾ (المائدۃ: 97) ’’اللہ نے کعبے کو جو کہ بیت الحرام ہے لوگوں کے قیام کا باعث بنا دیا ہے‘‘

کعبۃ اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے جس نے اس کی بنیاد رکھی اور اسے تعمیر کیا۔ اللہ رب العالمین نے فرمایا:

’’جب ابراہیم اور اسماعیل بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے (تو دعا کئے جاتے تھے کہ) اے پروردگار! ہم سے یہ خدمت قبول فرما بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اے پروردگار! ہم کو اپنا فرمانبردار بنائے رکھنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک گروہ کو اپنا مطیع بنائے رہنا اور ہمیں ہمارے طریق عبادت بتا اور ہمارے حال پر (رحم کے ساتھ) توجہ فرما، بے شک تو توجہ فرمانے والا مہربان ہے۔‘‘ (البقرہ: 127،128)

لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی شکر گزاری کرو جو اُس نے تم کو دین اسلام کی رہنمائی فرمائی، نبی کریم ﷺ کے اتباع کی توفیق دی اور بیت الحرام تک پہنچنے اور کعبہ مشرفہ کے پاس حاضر ہونے کی سعادت عطا کی، جہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں، آرزوؤں کی تکمیل ہوتی ہے، مرتبے بلند ہوتے ہیں اور گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ جی ہاں وہ ایسی مقدس جگہ ہے جہاں آنکھوں سے بے ساختہ اشک جاری ہوتے ہیں، لغزشوں کی بخشش اور دلوں کا تزکیہ ہوتا ہے، یہی وہ بابرکت جگہ ہے جہاں دنیا کے گوشے گوشے سے آئے ہوئے مسلمان باہم ملتے اور ایک دوسرے سے متعارف ہوتے ہیں۔ ان کے رنگ ونسل، زبان واسلوب، لباس ومعیشت اور حالات تو مختلف ہوتے ہیں مگر مقصد ایک ہوتا ہے وہ اپنے پروردگار کی رحمت کے خواہاں اور اس کے عذاب سے خائف و ترساں ہوتے ہیں۔ ان کے دل اسی ذات واحد کی یاد سے معمور ہوتے ہیں اس کے سوا کسی اور کو وہ معبود تسلیم کرتے ہیں نہ پروردگار مانتے ہیں۔

مسلمانو! لہٰذا اس عظیم نعمت پر اللہ رب العالمین کا شکر ادا کرو اور قول وعمل اور ہر اعتبار سے اس کے مخلص بندے بن جاؤ۔

گوشۂ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

ثانیاً: امام سرخسی کی ذکر کردہ احادیث سے یہ وضاحت ہو جاتی ہے کہ حضور ﷺ نے اسلامی ریاست کے ساتھ عقد ذمہ کرنے والوں کو بھی باہم سودی لین دین سے روک دیا تھا۔

سنن ابوداؤد کی ایک روایت میں بھی منقول ہے:

ولا یفتنوا عن دینهم مالم یحدثوا حدثًا و یاکلوا الربا

(ابو داؤد رقم: ۲۶۴۴)

’’انہیں ان کے دین سے برگشتہ نہیں کیا جائے گا (یہ معاہدہ اُس وقت تک قائم رہے گا) جب تک کہ وہ اس کی خلاف ورزی نہ کریں یا سود نہ کھائیں۔‘‘

(جاری ہے)

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1105 دن گزر چکے!

اخبارِ اسلام

غزہ، اصل صورتحال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

- اسرائیلی میڈیا کے مطابق غزہ کی پٹی میں جھڑپوں میں ایک اسرائیلی فوجی جہنم واصل اور متعدد زخمی ہوئے ہیں۔ اسرائیلی ہیلی کاپٹروں نے مزاحمتی حملہ کے بعد زخمیوں کو علاقے سے نکالا۔ اس سے قبل بیت حانون میں القسام بریگیڈز کی جانب سے گھات لگا کر کیے گئے حملے میں ایک اسرائیلی افسر جہنم واصل اور پانچ دیگر زخمی ہو گئے تھے۔ ترجمان القسام بریگیڈز کا کہنا ہے کہ ''ہمارے مجاہدین دفاعی کمین گاہوں اور معرکہ کی اگلی صفوں پر پوری تیاری کے ساتھ موجود ہیں۔ وہ اللہ کے سامنے ثبات اور استقامت کی بیعت کر چکے ہیں۔''
- غزہ کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کے لیے جماعت اسلامی، تحریک لبیک پاکستان (ٹی ایل پی)، اور دیگر مذہبی سیاسی جماعتوں کی اپیل پر پاکستان بھر میں ملک گیر شٹر ڈاون ہڑتال کی اور ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ فلسطین پاکستان کا قومی مسئلہ ہے اس پر کسی صورت سمجھوتہ نہیں ہوگا۔
- مشرقی غزہ شہر کے علاقے الشجاعیہ میں جھڑپ کے بعد اسرائیلی فوجی سے چھینے گئے ایک کیمرے سے خصوصی تصاویر اور ہولناک جرائم کے مناظر سامنے آئے ہیں۔ ان مناظر میں غاصب فوجیوں کو غزہ میں نہتے لوگوں پر تشدد کرتے اور انہیں زدوکوب کرتے دیکھا جا سکتا ہے۔ فلسطین کی سرکاری رپورٹس کے مطابق قابض اسرائیلی فوج نے جنگ کے آغاز سے لے کر اب تک 165000 ہاؤسنگ یونٹس کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔
- غزہ میں وزارتِ صحت کی جانب سے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق 7 اکتوبر 2023ء سے اب تک اسرائیلی جارحیت کے باعث شہداء کی مجموعی تعداد 51439 اور زخمیوں کی تعداد 117416 ہو چکی ہے۔ 18 مارچ 2025ء سے اب تک کے اعداد و شمار کے مطابق 2206 شہادتیں ہوئی ہیں اور 5375 زخمی ہوئے ہیں۔
- عبرانی اخبار ''ماریو'' کے مطابق، اسرائیلی فوجی تجزیہ کار ایوی اشکنازی نے غزہ میں جاری عسکری کارروائیوں کو شدید پیچیدگی کا حامل قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ زیرِ زمین سرنگوں کا خاتمہ ''سمندر کو چمچ سے خالی کرنے'' جیسا مشکل اور طویل عمل ہے۔
- نائب صدر جامعہ الاقصیٰ، ڈاکٹر فایق الناعوق شمالی غزہ میں غاصب اسرائیلی افواج کی جانب سے ان کے گھر پر کی گئی بمباری کے نتیجے میں شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!
- یہودی آبادکاروں نے غرب اردن کے جنوبی شہر الخلیل زانوتا سکول کو تباہ کر دیا، جبکہ قابض اسرائیلی فوج نے جنوبی مقبوضہ مغربی کنارے کے شہر الخلیل کے جنوب میں پانی کے کنوؤں کو مسمار کر دیا۔
- اسلامی تحریک مزاحمت نے کہا ہے کہ صیہونی قابض طیاروں کی جانب سے بلدیاتی دفاتر کو نشانہ بنانا اور ملبہ اٹھانے اور امدادی کاموں کے لیے مخصوص بھاری مشینری بشمول بلڈوزروں اور دیگر آلات کو بمباری کا نشانہ بنانا نسل کشی کی جنگ میں مجرمانہ حد تک آگے بڑھنے اور غزہ کے عوام کی مشکلات کو مزید گہرا کرنے کی صیہونی پالیسی کا تسلسل ہے جو غزہ میں شہری زندگی کے ذرائع اور سہولیات کو کھلم کھلا بغیر کسی عالمی روک ٹوک کے تباہ کر رہے ہیں۔
- 27 اپریل 2025ء کو مجلس اتحاد امت پاکستان کے زیر اہتمام مینارِ پاکستان لاہور میں منعقدہ فلسطین پر قومی کانفرنس سے امیر تنظیم اسلامی جناب شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ نے خطاب کیا۔ اس کانفرنس میں جید علماء کرام اور مذہبی جماعتوں کے قائدین نے شرکت کی۔ امیر تنظیم اسلامی جناب شجاع الدین شیخ کے خطاب کا تحریری مواد ندائے خلافت کے اس شمارہ کے صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیے۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

- **ایران: دھماکے میں 65 افراد جاں بحق 1200 زخمی، تین روز تک سوگ منایا گیا:** جنوبی شہر بندر عباس کی شہید رجائی بندرگاہ پر ہلاکت خیز دھماکے کے نتیجے میں کم از کم 65 افراد جاں بحق جبکہ 1200 سے زائد زخمی ہوئے۔ اس سانحہ پر ملک بھر میں تین روزہ قومی سوگ منایا گیا۔
- **غزہ: 5 سالہ جنگ بندی کے بدلے حماس اسرائیلی قیدیوں کی رہائی پر تیار:** فلسطینی مزاحمتی تحریک حماس نے کہا ہے کہ اگر غزہ میں 5 سال کے لیے وحشیانہ کارروائیاں روک دی جاتی ہیں تو اسرائیل کے تمام قیدیوں کو رہا کر دیا جائے گا۔ یاد رہے کہ 7 اکتوبر 2023ء کو جنگ شروع ہونے کے بعد حماس نے 251 اسرائیلیوں کو حراست میں لیا تھا جن میں سے درجنوں کو معاہدوں کے تحت رہا کیا گیا اور متعدد اسرائیلی حملوں میں ہی مارے گئے تاہم اس وقت حماس کی قید میں کم و بیش 58 اسرائیلی موجود ہیں۔
- **اقوام متحدہ: سلامتی کونسل کا پہلگام واقعہ پر مذمتی بیان:** اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے پہلگام واقعہ پر ایک مذمتی بیان جاری کرتے ہوئے جموں و کشمیر کو پاکستان اور بھارت کے درمیان ایک متنازعہ علاقہ قرار دیا ہے اس واقعہ میں جموں و کشمیر میں فائرنگ کے واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے متاثرہ خاندانوں کے ساتھ ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا گیا ہے۔ البتہ پاکستان کی بڑی سفارتی کامیابی ہے کہ اس قرارداد میں ریاستِ پاکستان اور اُس سے منسلک اداروں اور دیگر کسی پاکستانی گروہ کا نام نہیں لیا گیا۔ حکومتِ پاکستان نے اس کے علاوہ بھی کئی ایسے اقدامات کیے ہیں جو قابلِ اطمینان ہیں۔
- **امریکہ: بھارت پہلگام واقعہ سے متعلق ثبوت پیش نہ کر سکا:** نیویارک ٹائمز نے دعویٰ کیا ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ بھارت پاکستان پر حملے کے لیے اپنا کیس بنا رہا ہے۔ تجزیہ کاروں اور سفارت کاروں کے مطابق بھارت واقعے سے متعلق کوئی ٹھوس ثبوت پیش نہیں کر سکا۔ جبکہ بھارت پاکستان کے اندر اہداف کو نشانہ بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔
- **بھارت: پہلگام واقعہ کے ردعمل میں ایک مسلمان شہید:** ریاست اتر پردیش میں ہندوتوا غنڈوں نے ایک 25 سالہ مسلمان کو گولی مار کر شہید اور ایک کو زخمی کر دیا۔ ہندو گاؤ رکھشاؤں نے اس کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے یہ کارروائی پہلگام واقعے کے ردعمل میں کی ہے۔
- **لبنان: ڈرون حملے میں جماعت اسلامی کے رہنما شہید:** اسرائیلی ڈرون حملے میں جماعت اسلامی کے رہنما ڈاکٹر حسین عزت عطوی سمیت دو افراد شہید اور دو زخمی ہو گئے۔ جماعت اسلامی لبنان نے اپنی تنظیم کے مسلح ونگ کے کمانڈر ڈاکٹر حسین عزت عطوی کی شہادت کی تصدیق کرتے ہوئے اسے اسرائیل کی بزدلانہ کارروائی قرار دیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!
- **اردن: جماعت الاخوان المسلمون پر پابندی:** وزیر داخلہ مازان فرایا کا کہنا ہے کہ اردن نے جماعت الاخوان المسلمون پر بحیثیت جماعت اور اُن کے نظریات پر پابندی عائد کر دی ہے اور فوری طور پر اخوان المسلمون کے اثاثے، دفاتر اور بینک اکاؤنٹس منجمد کر دیئے ہیں۔
- **شام: اسرائیل کے انخلا سے قبل امن کی کوئی بات نہیں ہوگی:** صدر احمد الشرع نے امریکی سینیٹر کوری ملز کو پیغام دیا ہے کہ اسرائیل کے شام سے انخلا سے قبل اُس کے ساتھ امن کی کوئی بات نہیں ہوگی۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

رفقاء متوجہ ہوں ان شاء اللہ

”جامع مسجد ابوبکر صدیقؓ سعد اللہ جان کالونی، عقب (Admor) ایڈمور پٹرول پمپ نزد میر صاحب زادہ پبلک سکول، پرانا حاجی کیمپ، جی ٹی روڈ، پشاور“ میں

18 تا 24 مئی 2025ء (بروز اتوار بعد نماز عصر تا بروز ہفتہ نماز ظہر)

مبتدی و ملتزم تربیتی کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: ملتزم تربیتی کورس میں درج ذیل موضوعات پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں: ☆ اسلام کا انقلابی منشور ☆ جہاد فی سبیل اللہ ☆ تنظیم اسلامی کی دعوت سہ ورقہ (عملی مشق)

زیادہ سے زیادہ رفقاء متعلقہ کورس میں شریک ہوں۔

اور

23 تا 25 مئی 2025ء (بروز جمعۃ المبارک نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

ذمہ داران ریفریشر کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ مطالعہ کر کے تشریف لائیں۔

☆ منہج انقلاب نبوی ﷺ (صفحات: 1 تا 90)

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0334-8937739 / 091-2262902

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78-35473375(042)

رفقاء متوجہ ہوں ان شاء اللہ

”قرآن اکیڈمی یاسین آباد، کراچی“ (حلقہ کراچی وسطی) میں

10 تا 16 مئی 2025ء (بروز ہفتہ بعد نماز مغرب تا بروز جمعۃ المبارک 12 بجے)

مبتدی و ملتزم تربیتی کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: ملتزم تربیتی کورس میں درج ذیل موضوعات پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں: ☆ اسلام کا انقلابی منشور ☆ جہاد فی سبیل اللہ ☆ تنظیم اسلامی کی دعوت سہ ورقہ (عملی مشق)

زیادہ سے زیادہ رفقاء متعلقہ کورس میں شریک ہوں۔

اور

16 تا 18 مئی 2025ء (بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب تا بروز اتوار نماز ظہر)

ذمہ داران ریفریشر کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ مطالعہ کر کے تشریف لائیں۔

☆ منہج انقلاب نبوی ﷺ (صفحات: 1 تا 90)

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0335-1241090

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78-35473375(042)

عید الاضحیٰ اور فلسفہ قربانی

حج اور عید الاضحیٰ اور اُن کی اصل روح قرآن حکیم کے آئینے میں

بانی تنظیم اسلامی

ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

کی ایک تقریر اور ایک تحریر پر مشتمل مختصر مگر جامع کتابچہ

☆ 56 صفحات ☆ قیمت (اشاعت خاص) 120 روپے

قیمت (اشاعت عام) 80 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور

36۔ کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور

فون 03-35869501

www.maktaba.com.pk

Whatsapp No. 0301-1115348

شعبہ خط و کتابت کورسز کی تاریخ میں ایک اور سنگ میل کا اضافہ!!

آن لائن کورس

- کیا آپ جاننا چاہتے ہیں؟ از روئے قرآن ہماری دینی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ نیکی اور تقویٰ اور جہاد اور قتال کی حقیقت کیا ہے؟
- کیا آپ دین کے جامع اور ہمہ گیر تصور سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟
- کیا آپ قرآن حکیم کی فکری اساس اور بنیادی عملی ہدایات سے روشناس ہونا چاہتے ہیں؟
- کیا آپ نجی مجالس میں اسلام پر ہونے والی تنقید کا مناسب اور مدلل جواب دینے کی اہلیت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

تو

صدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم و مغفور کے مرتب کردہ

”مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب“ پر مبنی

”قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی کورس“ سے استفادہ کیجیے

یہ کورس (جو ایک عرصے سے بذریعہ خط و کتابت کروایا جا رہا ہے) شائقین علوم قرآنی کی دیرینہ خواہش پر

الحمد للہ

اب یہ کورس آن لائن (ONLINE) بھی شروع ہو چکا ہے

برائے رابطہ: انچارج شعبہ خط و کتابت کورسز، قرآن اکیڈمی، 36-K، ماڈل ٹاؤن لاہور

فون: 3-(92-42)35869501 E-mail: distancelearning@tanzeem.org

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کا دورہ حلقہ ملاکنڈ

امیر محترم شجاع الدین شیخ ﷾ سالانہ تنظیمی دورے کے سلسلے میں چکدرہ پہنچے۔ سابق ناظم حلقہ چکدرہ جناب احسان الودود کی عیادت کے لیے ان کے گھر گئے۔ رات کو امیر حلقہ جناب ممتاز بخت کے ہاں قیام کیا۔ اگلے روز اتوار کو صبح آٹھ بجے حلقہ مرکز تیمر گرا تشریف لائے۔ دفتر حلقہ میں رفقاء کی کثیر تعداد نے آپ کا استقبال کیا۔ اس کے بعد مقامی تناظیم کی وساطت سے رفقاء سے تعارف حاصل کیا اور تذکیری گفتگو کی۔ اس کے بعد امیر محترم نے رفقاء کے سوالات کے تفصیلی جوابات دیئے۔ مبتدی اور ملتزم رفقاء کی امیر محترم سے الگ الگ بیعت کا اہتمام تھا۔ امیر محترم کا آخری پروگرام مقامی امراء، حلقے کی معاونین اور منفرد نقباء سے ملاقات تھی۔ امیر محترم نے ان سے تفصیلی تعارف حاصل کیا اور ان کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ اس پروگرام میں حلقے کے مختلف اضلاع اور مقامات سے 176 رفقاء نے شرکت کی۔ ضلع چترال کے رفقاء بھی شریک ہوئے۔ نمازِ ظہر اور ظہرانہ کے بعد امیر محترم سابق امیر حلقہ اور بزرگ رفیق تنظیم جناب محمد فہیم خان کے گھر پہنچے، ان کی عیادت کی اور کچھ دیر ان کے ساتھ وقت گزارا۔ بروز اتوار بعد نماز عصر امیر محترم اپنا دورہ مکمل کر کے واپس روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ امیر محترم کی اس مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین!

(رپورٹ: محمد سعید سالارزئی، ناظم نشر و اشاعت حلقہ ملاکنڈ)

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کا دعوتی دورہ حلقہ پنجاب جنوبی

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ ﷾ دعوتی دورہ حلقہ پنجاب جنوبی کے سلسلے میں 20،21 اپریل 2025ء نمازِ مغرب سے قبل قرآن اکیڈمی بی زیڈ کیمپس، بوسن روڈ ملتان تشریف لائے۔ امیر حلقہ جناب مرزا قمر رئیس، نائب ناظم اعلیٰ جناب محمد ناصر بھٹی و ناظم قرآن اکیڈمی جناب شکیل اسلم و دیگر سٹاف نے امیر محترم کا استقبال کیا۔ نائب ناظم اعلیٰ وسطی پاکستان زون جناب محمد ناصر بھٹی ایک دن پہلے قرآن اکیڈمی ملتان تشریف لے آئے تھے۔ نمازِ مغرب امیر محترم نے پڑھائی۔ اس کے بعد اکیڈمی کے دفتر میں ساتھیوں سے ملاقات و تعارف ہوا۔ صدر انجمن خدام القرآن ملتان محترم ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی بھی نمازِ عشاء سے قبل تشریف لے آئے اور امیر محترم سے ملاقات کی۔ نمازِ عشاء کے بعد رات کا کھانا سب کے ساتھ مل کر کھایا۔ اس کے بعد امیر محترم آرام کے لیے تشریف لے گئے۔

قرآن اکیڈمی بی زیڈ کیمپس میں 20 اپریل 2025ء بروز اتوار خطاب عام:۔

اتوار کی صبح نمازِ فجر کے بعد امیر محترم نے قرآن اکیڈمی بی زیڈ کیمپس بوسن روڈ میں ایک گھنٹہ ”تنظیم اسلامی کی دعوت“ پر خطاب فرمایا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جناب فاروق احمد نے افتتاحی کلمات سے پروگرام کا باقاعدہ آغاز کیا۔ امیر محترم نے اپنے خطاب کے شروع میں تنظیم اسلامی کے پروگرام دورہ ترجمہ قرآن کا تعارف کروایا، انجمن خدام القرآن ملتان کے مقاصد بیان کیے اور تنظیم اسلامی کے قیام کا مقصد سامعین کے سامنے رکھا۔ اس کے بعد امیر محترم نے دس نکات پر مشتمل مفصل خطاب میں تنظیم اسلامی کی دعوت کو احسن انداز میں شرکاء کے سامنے بیان کیا۔ امیر محترم نے فرمایا کہ دین اسلام کا اصل مخاطب فرد ہے اور فرد کا نصب العین رضائے الٰہی و اُخروی کامیابی ہے۔ دین اپنا غلبہ چاہتا ہے اسی ضمن میں فرائض دینی کا جامع تصور بھی شرکاء کے سامنے بیان فرمایا۔ اس خطاب میں 200 مرد اور 50 خواتین نے شرکت کی۔

اسپائر کالج کوٹ ادو میں خطاب عام:۔

امیر محترم کا ایک خطاب 10:30 بجے اسپائر کالج نزد کپکو ٹی پوائنٹ کوٹ ادو میں طے تھا۔ اسرہ مدنی ٹاؤن کے نقیب جناب مظہر یسین اور ناظم قرآن اکیڈمی کوٹ ادو جام عابد حسین و کوٹ ادو کے دیگر رفقاء نے بھرپور محنت سے پروگرام کے انتظامات کر رکھے تھے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ امیر محترم نے ”عالمی حالات اور امت مسلمہ کی ذمہ داری“ کے عنوان سے خطاب فرمایا۔ فلسطین کے حالات سامعین کے سامنے رکھے اور ان حالات میں امت کی ذمہ داری کے تقاضوں پر بات کی۔ اسرائیل کو فائدہ پہنچانے والی کمپنیوں کی مصنوعات کے بائیکاٹ کی بھرپور ترغیب دلائی اور آخر میں ایمان حقیقی کے حصول بذریعہ قرآن مجید کی طرف متوجہ کیا۔ اس پروگرام میں 300 کے قریب ہر طبقہ فکر کے افراد نے بھرپور شرکت کی۔

اسلامک انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز خانیوال روڈ ملتان میں خطاب عام:۔

20 اپریل اتوار کے دن ہی امیر محترم کا ایک خطاب عام اسلامک انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز خانیوال روڈ ملتان میں بعد نمازِ مغرب طے تھا۔ نمازِ مغرب کے بعد 7:20 بجے پر پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ امیر محترم نے ”نبی اکرمﷺ کا مقصدِ بعثت“ کے عنوان سے گیارہ نکات کی روشنی میں مفصل خطاب فرمایا۔ جس میں انبیاء کرام ؑ اور نزول وحی کے عمومی مقصد کے ساتھ ساتھ نبی اکرم ﷺ کا خاص مقصد بعثت بھی بیان کیا اور نبی اکرم ﷺ کی امتیازی شان اور تکمیل دین حق و تکمیل ہدایت کا خصوصی وصف سامعین کے سامنے بیان فرمایا۔ خطاب کے آخر میں عالمی حالات کے تناظر میں امت کی ذمہ داری کو واضح کیا اور نبی اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ میں وارد پیشین گوئیاں اور حضرت مہدی کی حکومت کے قیام سے حضرت عیسیٰ ؑ کی دوبارہ آمد اور اسلام کے عالمی غلبہ سے متعلق بیان فرمایا۔ اس خطاب میں 300 سے زائد رفقاء و احباب نے شرکت کی۔

رآن اکیڈمی آفیسرز کالونی میں خطاب عام:۔

سوموار کو نمازِ فجر کے بعد امیر محترم کا خطاب، ”نبی اکرم ﷺ کا طریق تربیت“ کے عنوان سے قرآن اکیڈمی آفیسر کالونی میں طے تھا۔ امیر محترم نے 17 نکات کی صورت میں بھرپور خطاب فرمایا اور مختلف قرآنی آیات و سیرت کے واقعات کی روشنی میں نبی اکرم ﷺ کے طریق تربیت کو سامعین کے سامنے بیان فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک انقلابی نظریہ کی دعوت دی اور پھر اس دعوت کو قبول کرنے والوں کی تربیت کی، انہیں سمع وطاعت کا پابند بنایا اور ان کے اندر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا جذبہ پیدا کیا اور صحابہ کرام ؓ کی روحانی تربیت بھی کی۔ اس خطاب میں 250 کے قریب مرد و خواتین نے شرکت کی۔

ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کے شرکاء سے خطاب:۔

صبح 8:30 بجے امیر محترم نے قرآن اکیڈمی آفیسرز کالونی ملتان میں جاری ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کے طلبہ سے ایک گھنٹہ خطاب فرمایا۔ خطاب میں طلبہ کے سامنے علم دین کے حصول کی اہمیت اجاگر کی۔ طلبہ کے سامنے دین اسلام کا جامع تصور اور دینی ذمہ داریاں واضح کیں۔ آخر میں شرکاء کو انجمن خدام القرآن اور تنظیم اسلامی میں شمولیت کی دعوت دی، تاکہ وہ کسی اجتماعیت میں جڑ کر اپنی دینی ذمہ داریاں ادا کر سکیں۔ صدر انجمن خدام القرآن ملتان محترم ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی بھی اس موقع پر موجود تھے۔

بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں خطاب:۔

امیر محترم کے دورے کا آخری پروگرام بہاء الدین زکریا یونیورسٹی کے

شعبہ اسلامک ریسرچ وادارۂ تصوف وعرفانیات کے تحت ایک سیمینار بعنوان ''فہم قرآن اور نوجوانان'' پر ایک خطاب طے تھا۔ امیر محترم ، نائب ناظم اعلیٰ جناب محمد ناصر بھٹی ، صدر انجمن خدام القرآن ملتان جناب ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی ، ناظم قرآن اکیڈمی جناب کامران فاروق، نائب امیر حلقہ جناب عمر کلیم خان اور جناب ڈاکٹر ہارون مختار کی معیت میں 10:15 بجے بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی پہنچے۔ یونیورسٹی میں ڈائریکٹر اسلامک ریسرچ سنٹر جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالقدوس صہیب نے امیر محترم و دیگر مہمانان گرامی کو خوش آمدید کہا۔ چائے کے بعد 11:00 بجے پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن مجید ونعت رسول مقبول ﷺ سے ہوا۔ جناب ڈاکٹر عبدالقدوس صہیب نے افتتاحی کلمات کے بعد مہمانوں کا مختصر تعارف کرایا۔ انہوں نے کہا کہ وہ سلسلہ جسے شیخ الہند نے شروع کیا تھا، اسی کے تسلسل میں آج کی محفل منعقد ہو رہی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ڈاکٹر اسرار احمد مرحومؒ کے شاگرد جناب ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی اور محترم شجاع الدین شیخ اس کو آگے بڑھائیں گے۔ امیر محترم نے اپنے خطاب میں تلاوت آیات قرآنیہ ومسنون دعا کے بعد فرمایا کہ ہم مسلمان بھی اپنی کتاب ہدایت کو نہیں پڑھتے۔ اسی طرح دیگر مذاہب کے لوگ بھی اپنی اپنی کتابیں نہیں پڑھتے۔ جبکہ قرآن مجید کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔ ہمارے یہاں حفظِ قرآن مجید پر زیادہ زور ہے جب کہ اس کا ترجمہ پڑھنے پر توجہ کم ہوتی ہے۔ حفظِ قران بھی ضروری ہے لیکن ہمارے لیے اس کتاب کے احکامات کا علم ہونا بھی فرض ہے۔ لہٰذا نوجوانوں کو فہم قران کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ امیر محترم کے سوا گھنٹہ کے خطاب میں 200 کے قریب اساتذہ وطلبہ نے شرکت کی۔ خطاب کے بعد سوال وجواب کی نشست بھی ہوئی۔ امیر محترم نے اپنے خطاب کے آخر میں قرآن اکیڈمیز کا تعارف اور اُن کے پروگرامز کا تعارف بھی کرایا۔

اس دعوتی دورہ کے تمام پروگرامز میں تنظیمی کتب کا مکتبہ بھی لگایا گیا۔ تمام خطابات کی ریکارڈنگ کی ذمہ داری جناب ڈاکٹر ہارون مختار نے احسن انداز میں نبھائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر سے نوازے آمین۔

امیر محترم نے تمام خطابات کے اختتام پر اہلِ غزہ و فلسطینی مسلمانوں کے لیے خصوصی دعا فرمائی اور اسرائیل کو نفع پہنچانے والی کمپنیوں کی مصنوعات کے بائیکاٹ کی پُرزور اپیل بھی کی اور حکومت پاکستان کو اہل غزہ کی مدد کے عملی اقدامات اٹھانے کی پرزور دعوت بھی دی۔ دورۂ حلقہ پنجاب جنوبی کے آخری خطاب کے بعد امیر محترم لاہور کے لیے عازم سفر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ امیر محترم کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور رفقائے تنظیم اسلامی کی کاوشوں کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین! (مرتب کردہ: شوکت حسین انصاری، معتمد حلقہ)

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ — دعائے مغفرت

☆ حلقہ اسلام آباد، بیروٹ کے ملتزم رفیق جناب دلخرم عباسی وفات پا گئے۔
پا گئے۔ برائے تعزیت: 0316-1535631

☆ حلقہ پنجاب جنوبی، گل گشت کے رفیق جناب محمد شہریار خان کے والد وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0300-8881124

☆ حلقہ سرگودھا کے منفرد اسرہ جوہر آباد کے رفیق جناب محمد عدیل کے سسر وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0300-7983605

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔
قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَاَدْخِلْهُمْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَّسِيْرًا

his desire to dismantle Pakistan's nuclear capability.

Then there is Trump's USA. During his first term as the US President, Donald Trump not only recognized Jerusalem as Israel's capital but also relocated the American embassy to this sacred city of Muslims. Trump's Jewish son-in-law, Jared Kushner, facilitated normalization agreements between Israel and several Arab and other Muslim states under the so-called Abraham Accords. During this same period, Trump presented the "Deal of the Century," which included a plan to annex 87% of the occupied West Bank into Israel.

During Trump's visit to India in his first term, several agreements were signed which were aimed at strengthening India's military and economic edge over Pakistan. It is so unfortunate and frustrating that the past and present rulers and establishments of Pakistan remain enthralled by the US, and in this delusion, have alienated neighbors like China and Afghanistan. As a result, Pakistan is now facing severe internal political instability and is economically paralyzed—almost to the point of complete incapacitation. This is why Pakistan has failed to bring terrorists like Kulbhushan Jadhav to justice and has not been able to raise its voice at any international forum against India's proven terrorist activities in Pakistan, as well as in Canada and the United States. History bears witness that the unity of the armed forces and the public is essential for the defense of nations.

It is high time for the state of Pakistan to revert to the ideology upon which it was created and revert to our Raison d'être – Islam. Therefore, there is an urgent need for every individual—whether ordinary citizen or leader—to repent for his/her individual and collective wrongdoings and revert to Allah *(SWT)*. Islam is the only force capable of uniting the Muslims of Pakistan from Karachi to Khyber and from Quetta to Lahore. This country was founded on the basis of Islam; defeating the enemy's machinations and ensuring the nation's survival and security lies solely in enforcing the Islamic system in the country.

<u>**Source**</u>: Press Releases issued by Tanzeem e Islami on 23 and 25 April 2025, and the Khitab e Jumu'ah delivered by the Ameer of Tanzeem e Islami, Shujauddin Shaikh, a summary of which is available in the current issue of Nida e Khilafat.

The Pahalgam Drama is a ploy to engage Pakistan in this region

Pahalgam is 200 km deep into the Indian Occupied Kashmir from the LoC, where tourists travel by mules and there is a large Indian Army contingent always present; a false flag attack like this has clearly been seen by the international community as nothing more than a ploy orchestrated by India to malign Pakistan.

By: Raza ul Haq

The Indian government and media quickly jumped on the bandwagon of jingoism to blame Pakistan for The Pahalgam incident. India then took actions against Pakistan before even the dust had settled and any semblance of a free, fair and transparent investigation had even begun. As a result, the world at large, apart from India's staunch allies – Israel and USA, took the Indian narrative with a pinch of salt!

The reaction of India and its allies to the Pahalgam incident has, however, made it abundantly clear that this false flag operation was one intricately connected to the malevolent alliance of Israel, the US, and India, the malevolent triad. The reality is that the extremist Indian PM Modi has long been planning a major offensive against Pakistan, something he had subtly hinted at during his election campaign. India withdrew from the Indus Water Treaty unilaterally. It recalled its ambassador and most of its diplomatic staff back to India. In a tit for tat move, Pakistan too reciprocated in kind. India tried its utmost to isolate Pakistan through a UNSC resolution that would name names and blame Pakistan for the Pahalgam false flag, but the UNSC refused to oblige and gave a general statement condemning the terrorism and the death of people in a disputed territory. Moreover, China recently gave Pakistan PL-15 missiles to counter Indian Rafael fighter jets. The Chinese foreign ministry and its diplomatic contingent at the UN supported Pakistan's demand for a free, fair and transparent investigation into the incident. India would never do that and Modi would use the anti-Pakistan card to win the upcoming elections in the province of Bihar. However, India's unilateral withdrawal from the Indus Water Treaty, which is protected by the Vienna Conventions and the World Bank itself is a guarantor of the agreement, shows that India is willing to engage Pakistan on the line of control (LOC), as it has been doing in the past, but this time for reasons that benefit Israel directly. Moreover, India is ready to start a water-war with Pakistan. While the obvious choice appears to be for India to stop the flow of water into the rivers allocated to Pakistan through the Indus Water Treaty, India would not hesitate to release extra volumes of water at times to form flood-like situations in Pakistan. It has already done that in River Jhelum due to which Muzzafarabad, the capital of Azad Kashmir, had to declare an emergency. India would continue its jingoism and propaganda against Pakistan and skirmishes between the two nuclear states may continue at the LoC. Yet, India has its own Achilles Heels when it comes to starting an all-out war with Pakistan. The Siliguri Corridor (aka Chicken's Neck) being one, with the entire region including and above West Bengal being a hotbed for secessionist movements in India. Then there is the potential backlash from China! Therefore, it doesn't seem likely that India would go for an all-out war with Pakistan at this point in time. There may be multiple factors behind this, but the most obvious ones being that Pakistan is a nuclear state and it would not hesitate in using unconventional weaponry including its nuclear capabilities if required. This has been made abundantly clear by the civil and military administrations of Pakistan. Moreover, Pakistan has already deployed its forces on the various strategic borders along India. India had to retreat its aircraft carrier from the Arabian Sea when approached by the Pakistan Navy. Then there is a matter of Pakistan's decision of closing its airspace for Indian commercial and private airlines. In an act of valor Pakistan refused to allow an Indian bound US military aircraft to use its airspace.

Having said that, Israel considers it essential to neutralize Pakistan's nuclear capabilities in order to advance its expansionist ambitions under the plan of "Greater Israel." Concerns regarding Pakistan's ideological foundations were already expressed by Israel's first Prime Minister, David Ben-Gurion, during a celebratory event in Paris following Israel's victory in the 1967 Arab-Israeli War. More recently, Israeli Prime Minister Benjamin Netanyahu has also, in an interview, expressed

Vol: 34 Regd. No. C.P.L NO.114 No.17

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore